

وقفِ مدینہ

پیشکش: مرکزی مجلسِ شوریٰ (دعوتِ اسلامی)

مکتبۃ المدینہ

فون: 4921389-93/4126999 فیکس: 4125858

Web: www.dawateislami.net, Email: maktaba@dawateislami.net SC1288

وَقْفِ مَدینہ

پیش کش

مرکزی مجلسِ شوریٰ (دعوتِ اسلامی)

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡکَ یَارَسُوۡلَ اللّٰہِ

نام بیان: وقفِ مدینہ
پیش کش: مرکزی مجلس شوریٰ (دعوتِ اسلامی)
سِنِ طباعت: ۱۴۲۹ھ، 2008ء
ناشر: مَکْتَبَۃُ الْمَدِیۡنہ باب المدینہ (کراچی)

مکتبۃ المدینہ کی مختلف شاخیں

مکتبۃ المدینہ شہید مسجد کھارادر باب المدینہ کراچی
مکتبۃ المدینہ دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ مرکز الاولیاء لاہور
مکتبۃ المدینہ اصغر مال روڈ نزد عیدگاہ، راولپنڈی
مکتبۃ المدینہ امین پور بازار، سردار آباد (فیصل آباد)
مکتبۃ المدینہ نزد پیپل والی مسجد اندرون بوہڑ گیٹ مدینۃ الاولیاء ملتان
مکتبۃ المدینہ چھوٹکی گھٹی، حیدر آباد
مکتبۃ المدینہ چوک شہیداں میر پور (کشمیر)
E.mail.maktaba@dawateislami.net
www.dawateislami.net
Ph:4921389-90-91 Ext:1268

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

”وَقفِ مدینہ“ کے 8 حُروف کی نسبت سے اِس رسالے کو پڑھنے کی

”8 نیّتیں“

فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم: **نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ** ۝ مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (المعجم الکبیر للطبرانی، الحدیث: ۵۹۴۲، ج۶، ص۱۸۵)

دو مَدَنی پھول: ﴿۱﴾ بِغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

﴿۲﴾ جتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

﴿۱﴾ ہر بار حَمد و ﴿۲﴾ صلوٰۃ اور ﴿۳﴾ تعوُّذ و ﴿۴﴾ تَسمِیہ سے آغاز کروں گا۔ (اسی صفحہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیّتوں پر عمل ہو جائے گا)۔ ﴿۵﴾ حتَّی الْوَسْع اِس کا باوُضو اور ﴿۶﴾ قِبلہ رُو مُطالعہ کروں گا ﴿۷﴾ جہاں جہاں ”**اللہ**“ کا نام پاک آئے گا وہاں عَزَّوَجَلَّ اور جہاں جہاں ”سرکار“ کا اِسمِ مبارَک آئے گا وہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم پڑھوں گا۔ ﴿۸﴾ دوسروں کو یہ رسالہ پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا۔

(ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

وقفِ مدینہ [۱، ۲]

شیطان لاکھ سُستی دلائے یہ تحریری بیان اوّل تا آخر پڑھ لیجئے۔ اِن شآءَ اللہ تعالیٰ راہِ خدا عزوجل میں سفر کی خوب رغبت حاصل ہوگی۔

میٹھے آقا، مکی داتا، مَدَنی مصطفٰے، ہاشمی مولا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: ''جو مجھ پر ایک مرتبہ دُرودِ پاک پڑھتا ہے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس پر دَس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔'' (صحیح المسلم، کتاب الصلوۃ، باب استحباب القول الخ، ج ۱ ص ۱٦٦)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

والدۂ مریم کی دُعا

حضرتِ سیِّدَتُنا حَنّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا لا وَلَد (بے اولاد) تھیں یہاں تک کہ انہیں بُڑھاپا آگیا اور وہ اولاد سے مایوس ہوگئیں۔ ایک دن آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک چڑیا کو دیکھا کہ وہ اپنے بچے کو دانہ کھلا رہی ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دِل میں اولاد کا شوق پیدا ہوا اور دُعا کی، یا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ یہ چڑیا بچے سے اپنا دِل بہلا رہی ہے، تُو مجھے بھی ایک فرزند عطا فرما جو میرے دِل بہلانے کا ذریعہ بنے۔

مـــــــــــــــــــــــــــــدینہ

[۱] یہ بیان نگرانِ شوریٰ حاجی محمد عمران عطاری سَلَّمَہُ الْبَارِی نے ١٤، ١٥، ١٦ ذُوالْحِجَّۃُ الْحَرَام ١٤٢٧ھ بمطابق 3، 4، 5 جنوری 2007ء فیضانِ مدینہ خانقاہ شریف (ضلع بہاولپور پنجاب پاکستان) کے دعوتِ اسلامی کے 12 ماہ کے مدنی قافلوں کے مسافرین کے تین روزہ تربیتی اجتماع میں فرمایا۔ ضروری ترمیم واضافے کے ساتھ پیش کیا جارہا ہے۔

[۲] جو خوش نصیب اسلامی بھائی اپنے شب وروز مدنی کاموں کے لئے وقف کردے اُسے دعوتِ اسلامی کی مدنی اِصطلاح میں ''وقفِ مدینہ'' کہا جاتا ہے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی یہ دُعا بارگاہِ مولیٰ تعالیٰ میں مُستَجاب (مُس۔تَ۔جاب) یعنی قبول ہوئی اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حامِلہ ہوگئیں۔ حمل ٹھہرتے ہی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بارگاہِ ربُّ العزت جل جلالہٗ میں عرض کی، یا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ میں مَنّت مان چکی ہوں کہ جو کُچھ میرے شِکم میں ہے وہ بیتُ المقدس کی خدمت کے لئے **وقف** ہے، میں اُس سے نہ خدمت لوں گی نہ گھر کا کام کاج۔

اُس زمانے میں اِس وقف کا رواج تھا۔ لوگ اپنی اولاد کو بیتُ المقدس کے لئے **وقف** کر دیتے اور وہ بچّے وہیں رہتے سہتے اور خدمت کرتے تھے۔

حضرتِ سیِّدَتُنا حَنّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا طلبِ اولاد کی دُعا کی قبولیت اور اپنی مَنّت پر بے حد خوش تھیں اور ربّ عَزَّوَجَلَّ سے بیٹے کی طلبگار و اُمیدوار تھیں مگر خِلافِ اُمید حضرتِ سیدنا عمران رضی اللہ تعالیٰ عنہ (والدِ مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کی وفات کے بعد جب اِن کے ہاں بیٹی پیدا ہوئی تو اُنہیں افسوس ہوا کہ اب میں اپنی مَنّت کس طرح پوری کروں گی کہ لڑکیوں کو بیتُ المقدس کی خِدمت کی اجازت نہیں اور لڑکی اپنی کمزور طبیعت کی وجہ سے خِدمت کے بہت سے کام سَر اَنجام نہیں دے سکتی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، تُم نے جس لڑکے کے حُصُول کی دُعا کی تھی وہ اس مرتبے کا نہیں جس پائے کی میری عطا کی ہوئی لڑکی ہے۔

مریم کا مطلب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سیِّدَتُنا حَنّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں پیدا ہونے

والی بچی حضرتِ سیِّدُ نا عیسیٰ روح اللہ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی والدہ ماجدہ حضرتِ سیِّدَتُنا مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں، مریم کا مطلب ''عابدہ'' ہے۔ حضرتِ سیِّدَتُنا حَنّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ نام اِس لئے رکھا کہ یہ بیت المقدس میں رہ کر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عِبادت کریں اور یوں اُن کی مَنّت پوری ہو۔

حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی کفالت

حضرتِ سیِّدَتُنا حَنّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا چونکہ اپنی اولاد کے لئے خدمتِ بیتُ المقدس کی نیّت کر چکی تھیں اِس لئے اُنہوں نے حضرتِ سیِّدَتُنا مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو پیدا ہوتے ہی ایک کپڑے میں لپیٹا اور بیتُ المقدس لے گئیں۔ جہاں 4000 خدّام رہتے تھے اور اُن کے سردار 27 یا 70 تھے، جن کے امیر اللہ تبارک وتعالیٰ کے نبی حضرتِ سیِّدُ نا زَکَرِیَّا عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام تھے۔ بیتُ المقدس کا ہر سردار یہی چاہتا تھا کہ اُسے حضرتِ سیِّدَتُنا مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حاصل کرنے اور اِن کی خدمت کا شَرَف حاصل ہو جائے۔ حضرتِ سیِّدُ نا زَکَرِیَّا عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: میں ان کا زیادہ مستحق ہوں کیونکہ ان کی خالہ میرے نکاح میں ہیں۔ بہر حال بذریعہ قُرعہ اندازی آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام حضرتِ سیِّدَتُنا مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کفیل مقرر ہوئے۔

(تفسیرِ نعیمی ج ۳ ص ۴۰۰ ملخصاً)

قُراٰنِ مجید ،فُرقانِ حمید میں اِس واقِعے کا ذِکر پ ۳ سُورۃُ اٰلِ عِمران آیت ۳۵، ۳۶ میں ہے:

اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّیْ نَذَرْتُ لَکَ مَا فِیْ بَطْنِیْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّیْ ج اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ○ فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ اِنِّیْ وَضَعْتُهَاۤ اُنْثٰی ط وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ ط وَلَیْسَ الذَّکَرُ کَالْاُنْثٰی ج وَاِنِّیْ سَمَّیْتُهَا مَرْیَمَ وَاِنِّیْۤ اُعِیْذُهَا بِکَ وَذُرِّیَّتَهَا مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○

(پ:۳،آلِ عمران: ۳۵، ۳۶)

ترجمۂ کنزالایمان: جب عمران کی بی بی نے عرض کی اے ربّ میرے میں تیرے لئے مَنّت مانتی ہوں جو میرے پیٹ میں ہے کہ خالص تیری ہی خدمت میں رہے تو تُو مجھ سے قبول کرلے بے شک تُو ہی ہے سُنتا جانتا۔ پھر جب اُسے جنا بولی اے ربّ میرے یہ تو میں نے لڑکی جنی اور اللہ کو خوب معلوم ہے جو کچھ وہ جنی اور وہ لڑکا جو اِس نے مانگا اس لڑکی سا نہیں اور میں نے اس کا نام مریم رکھا اور میں اُسے اور اس کی اولاد کو تیری پناہ میں دیتی ہوں راندے ہوئے شیطان سے۔

کچھ لوگوں کا دین کے لئے وقف ہونا ضروری ہے

مُفسّرِ شہیر، حکیمُ الامّت حضرتِ علامہ مولانا مُفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ المنّان ''تفسیرِ نعیمی'' میں ان آیات کے تحت فرماتے ہیں، ''کُچھ لوگوں کا اپنے آپ کو دِین کے لئے وقف کر دینا ضروری ہے اگر سبھی لوگ دُنیا میں مشغول ہو جائیں تو دین کیسے قائم رہے

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُود پاک نہ پڑھے۔

گا؟ کاش! مسلمان اس سے عِبرت پکڑیں اور اپنی بعض اولاد کو خدمتِ دین کے لئے بچپن ہی سے ان کی دینی تربیّت کر کے وقف کر دیں۔ یاد رکھئے! ہماری عِزّت دین سے ہے۔ اگر ہم اپنی بقاء چاہتے ہیں تو ایسے لوگ زیادہ بنائیں۔ (تفسیرِ نعیمی ج ۳ ص ۳۹۳)

دینِ اسلام کی خِدمت کا فریضہ کون ادا کرے گا؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا دینِ اسلام کی اِشاعت وبقاء کے لئے کچھ نہ کچھ لوگوں کا دُنیوی مشاغل سے فارغ ہونا ضروری ہے۔ اگر سب ہی تجارت وغیرہ میں لگ جائیں تو دینِ اسلام کی خِدمت کا فریضہ کون ادا کرے گا؟

امامت و دینی خِدمت پر اُجرت جائز ہے

پہلے کے دور میں بادشاہ واُمراء علماء، مُبلغین، صالحین، مُصنفین وغیرہ دین کی خدمت کرنے والوں کی معقول خِدمتیں کیا کرتے تھے تا کہ یہ حضراتِ حمیدہ صِفات فکرِ مَعاش سے آزاد ہو کر صبح وشام مُدام دینِ اسلام کی خدمت سرانجام دے سکیں۔ جب دور بدلا تو یہ خدمتیں بند ہوئیں اور یہ حضرات اپنے اہل وعِیال کے نان ونفقہ کی ادائیگی کے لئے طلبِ معاش میں مصروف ہوئے تو دینی مُعاملات میں حرج واقع ہونے لگا لہٰذا علماءِ متاخّرین (مُ۔تَ۔اَخْ۔خِ۔رِین) یعنی بعد کے علماء نے اِمامت ودینی خِدمت پر اُجرت کو جائز قرار دیا۔

وسوسہ: علماء، طلباء، ومشائخ عِظام کو چاہئے کہ امامِ اعظم ابوحنیفہ اور حضور

غوثِ پاک رضی اللہ عنہما کی طرح خود کمائیں اور مُفت دینی خدمت کریں، نذرانہ ،صدقہ ،خیرات کو ذریعہ مُعاش بنانے کے بجائے خود کسب کریں جیسا کہ ہمارے ان بزرگوں کی سیرتِ طیبہ سے ثابت ہے۔

علاجِ وسوسہ: اِس وسوسہ کا جواب دیتے ہوئے مُفسرِ شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی فرماتے ہیں: ''حضور غوثِ پاک و امامِ اعظم رضی اللہ عنہما کے سوا اور کتنے علماء و مشائخ ایسے گزرے جنہوں نے کسبِ معاش بھی کیا ہو اور تبلیغِ دین بھی، کوئی نہیں۔ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ عیلہ نے ہارون الرشید بادشاہ سے قضا کی تنخواہ لی، امام محمد علیہ رحمۃ اللہ الصمد نے مسلمانوں سے نذرانے قبول فرمائے ،سوا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے تمام خلفائے راشدین (حضرتِ ابو بکر و عمر و علی) علیہم الرضوان نے خِلافت پر تنخواہ لی ،افسوس ہے کہ دنیوی بادشاہوں کے معمولی نوکر شاہی خزانہ سے تنخواہیں لیں، مگر شہنشاہِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے خُدّام، علماء جو دین کو سنبھالے بیٹھے ہیں وہ ایک پائی کے مستحق نہ ہوں، اسلامی بادشاہوں نے علماء کی بڑی خدمتیں کیں۔ علامہ نیشاپوری علیہ رحمۃ اللہ الغنی جو مدرسہ نِظامیہ بغداد کے مدرسِ اوّل تھے، نظام الملک نے ان کی تنخواہ ایک لاکھ درہم ماہواری مقرر کی تھی۔ اس مدرسہ کے طالبِ عِلم حضور غوثِ پاک ،امام غزالی، شیخ سعدی شیرازی رضی اللہ عنہم ہیں۔ دیکھو مناقبِ غوثِ اعظم (علیہ رحمۃ اللہ الاکرم) اس مدرسہ کا نام مدرسہ نظامیہ اور اس کے مقرر کردہ درس کا نام درسِ نظامی ہے جو آج

تک پڑھایا جاتا ہے۔ حضرت اورنگ زیب عالمگیر علیہ رحمۃ اللّٰہ القدیر نے جن علماء سے فتاوٰی عالمگیری لکھوایا انہیں 2 لاکھ روپے اور 200 قرش سونا نذرانہ میں دیا، ربّ تعالیٰ تو فرماتا ہے ایسے لوگوں کو دو اور مسلمان کہتے ہیں کہ مت دو، کس کی مانیں ربّ عَزَّوَجَلَّ کی یا انکی؟ (تفسیر نعیمی، ج ۳ ص ۱۴۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرتِ سَیِّدُنا صِدِّیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یومیہ وظیفہ

حضرت سَیِّدُنا ابنِ سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت سَیِّدُنا عطا بن سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیعتِ خِلافت کے دوسرے روز کچھ چادریں لے کر بازار جارہے تھے، حضرت سَیِّدُنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت کیا کہ آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کہاں تشریف لے جارہے ہیں، فرمایا بغرضِ تجارت بازار جارہا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اب آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) یہ کام چھوڑ دیجئے، اب آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) لوگوں کے خلیفہ (امیر) ہوگئے ہیں۔ یہ سُن کر آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے فرمایا کہ اگر میں یہ کام چھوڑ دُوں تو پھر میرے اہل و عِیال کہاں سے کھائیں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آپ واپس چلئے، اب آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے واسطے یہ کام (حضرت سَیِّدُنا) ابوعُبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کریں گے۔ پھر یہ دونوں حضرات (حضرت سَیِّدُنا) ابوعُبیدہ (بن الجراح) رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس

تشریف لائے اور ان سے حضرت سَیِّدُ نا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آپ حضرت سَیِّدُ نا ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے اہل وعِیال کے واسطے ایک اوسط دَرَجے کے مُہاجر کی خُوراک کا اندازہ کر کے روزانہ کی خُوراک اور موسمِ گرما وسرما کا لِباس مہیا کیجئے لیکن اس طرح کہ جب پھٹ جائے تو واپس لے کر نیا اس کے عِوض دے دیا جائے۔

اُن حضرات (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) نے اُن کے لئے آدھی بکری کا گوشت، لِباس اور روٹی مقرر کر دی۔ (تاریخ الخلفاء ص ۲۱۴)

اللہ عزوجل کی اُن پہ رحمت ہو اور اُن کے صدقہ ہماری مغفرت ہو۔

ترکِ کسب کس کیلئے افضل ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیدنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی اِحیاء العلوم میں نقل فرماتے ہیں۔ ''ترکِ کسب 4 قسم کے آدمیوں کے لئے افضل ہے (۱) جو عبادتِ بدَنیہ میں مصروف رہتا ہے (۲) وہ شخص جو اَحوال ومکاشفات کے علوم میں باطنی سیر اور قلبی عمل میں مشغول ہوتا ہے (۳) وہ عالم جو علمِ ظاہر کی تربیت کرتا ہے، جس کے ذریعے لوگوں کو اِن کے دین کے بارے میں نفع حاصل ہوتا ہے، جیسے مفتی، مفسر، محدث وغیرہ (۴) وہ شخص جو مسلمانوں کے معاملات میں مصروف ہوتا ہے اور اس نے ان کے کاموں کی ذمہ داری اٹھائی ہے، جیسے بادشاہ، قاضی، اور گواہ۔''

یہ لوگ جب ان اموال سے کفایت کیے جائیں جو (امتِ مسلمہ کے) مصالح

(مُ۔صا۔لِح) یعنی بھلائیوں کے لئے مقرر ہے یا اوقاف کے مال سے فُقراء وعلماء کو دیا جائے تو ان کے لئے مال کمانے میں مشغولیت کی نسبت یہ اُمُور افضل ہیں، اسی لئے سرکار علیہ الصلوۃ و السلام کی طرف وحی بھیجی گئی کہ آپ (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم) اپنے ربّ عزوجل کی حمد کے ساتھ اس کی پاکیزگی بیان کریں اور سجدہ کرنے والوں میں سے ہو جائیں اور آپ (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم) کی طرف یہ وحی نہیں بھیجی گئی کہ آپ (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم) تاجروں میں سے ہو جائیں، کیونکہ آپ (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم) میں یہ چاروں باتیں جمع تھیں بلکہ اس سے بھی زیادہ اُمُور کہ جو بیان سے باہر ہیں، اسی لئے صحابہ کرام علیہم الرضوان نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مشورہ دیا تھا کہ آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تجارت چھوڑ دیں، جب آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) مسلمانوں کے اُمُور کے ولی بنے تھے کیونکہ یہ عمل اُمّت کے مسائل کے راستے میں رکاوٹ بنتا تھا اور آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) بیت المال سے ضرورت کے مطابق لیتے تھے اور آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے اسی کو بہتر سمجھا پھر جب آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے وصال کا وقت قریب ہوا تو آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے یہ مال بیت المال کی طرف لوٹانے کی وصیت فرمائی لیکن ابتداء میں اسے لینا بہتر سمجھا۔ (احیاء العلوم جلد ۲ ص ۱۵۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دورِ حاضر میں دینِ اسلام کا نظام یعنی مسجد، مدرسہ، جامعہ اور نیکی کی دعوت وغیرہ کے حالات انتہائی ناگفتہ بہ (نا قابلِ بیان)

ہیں۔ یقیناً یہ نہیں ہوسکتا کہ ملّتِ اسلامیہ کا ہر فرد اپنا گھر بار چھوڑ کر دینِ اسلام کی تعلیمات و احکامات سیکھے اور اس کی نشرو اِشاعت کے لئے سفر کرے، کیونکہ اِس طرح تو تجارت، زراعت اور صَنعت وغیرہ میں خلل واقع ہو جائے گا، لیکن لاریب (بلاشُبہ) یہ تو ممکن ہے کہ ہر علاقہ وشہر سے کچھ نہ کچھ افراد حُصُولِ عِلمِ دین اور اِس کی ترویج کے لئے اپنے آپ کو **وقف** کر دیں چنانچہ

پ ۱۱ سُوْرَةُ التَّوْبَة آیت ۱۲۲ میں ارشاد ہوتا ہے:

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً ط فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْآ اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ ○

ترجمۂ کنزُالایمان:

اور مسلمانوں سے یہ تو ہو نہیں سکتا کہ سب کے سب نکلیں تو کیوں نہ ہو کہ اِن کے ہر گروہ میں سے ایک جماعت نکلے کہ دین کی سمجھ حاصل کریں اور واپس آکر اپنی قوم کو ڈر سُنائیں اِس اُمید پر کہ وہ بچیں۔

حضرتِ صدرالافاضل مولانا مُفتی سید حافظ محمد نعیم الدین مُرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی اس آیت کے تحت "تفسیرِ خزائنُ العرفان" میں لکھتے ہیں، حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ قبائلِ عرب میں سے ہر ہر قبیلے سے

جماعتیں سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے حضور حاضر ہوتیں اور وہ (لوگ) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم سے دِین کے مسائل سیکھتے اور تفقہ (تَ۔فَق۔قُہ) یعنی علمِ دین حاصل کرتے اور اپنے لئے احکام دریافت کرتے اور اپنی قوم کے لیے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم انہیں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی فرمانبرداری کا حکم دیتے اور نماز، زکوٰۃ وغیرہ کی تعلیم کے لئے انہیں ان کی قوم پر مامور فرماتے۔ جب وہ لوگ اپنی قوم پر پہنچتے تو اعلان کردیتے کہ جو اسلام لائے وہ ہم میں سے ہے اور لوگوں کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا خوف دِلاتے اور دین کی مخالفت سے ڈراتے یہاں تک کہ لوگ اپنے والدین کو چھوڑ دیتے اور رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم انہیں دین کے تمام ضروری علوم تعلیم فرمادیتے (خازن) یہ رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا معجزۂ عظیمہ ہے کہ بالکل بے پڑھے لوگوں کو بہت تھوڑی دیر میں دِین کے احکام کا عالم اور قوم کا ہادی بنادیتے تھے۔

اس آیت سے چند مسائل معلوم ہوئے **مسئلہ** علمِ دین حاصل کرنا فرض ہے۔ جو چیزیں بندے پر فرض و واجب ہیں اور جو اُس کے لیے ممنوع وحرام ہیں اس کا سیکھنا فرضِ عین ہے۔ اور اس سے زائد علم حاصل کرنا فرضِ کفایہ۔ **حدیث شریف** میں ہے علم سیکھنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔"

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! اُن خوش نصیب وسعادت مند صحابہ کرام

فرمانِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

علیہم الرضوان کے حالاتِ زندگی کی اِک جھلک مُلاحظہ فرمایئے کہ جنہوں نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے حبیب، حبیبِ لبیب صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کی رِضا وخوشنودی کے لئے اپنے شب و روز خِدمتِ دینِ اسلام کے لئے **وقف** کئے ہوئے تھے۔

اصحابِ صُفّہ کون تھے؟

مَسْجِدُالنَّبوِیِّ الشَّرِیف عَلٰی صَاحِبِهَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام میں **ایک صُفّہ** (چبوترا) تھا، جہاں **500،400** فُقَراءِ مُہاجِرین بیٹھا کرتے تھے، اِس لیے انہیں اَصحابِ صُفّہ کہتے ہیں۔ یہ حضراتِ قُدسِیّہ عالِمِ مَا کَانَ وَمَا یَکُوْن (جو کچھ ہوچکا اور جو کچھ ہونے والا ہے اُسے جاننے والے) صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہِ عالی میں حاضر رہتے، جس کام کے لئے حکم ملتا اُس کی تعمیل کرتے، جب کہیں سرایا[1] بھیجنے کی ضرورت ہوتی یہ بے تاَمُّل (تَ۔اَم۔مُل) یعنی بے چُون و چرا بلا تاخیر حاضر ہوجاتے اور جب فارِغ ہوتے تو قرآنِ پاک حِفظ کرتے اور سُنَّتِ نبوی صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم سیکھتے۔ اِن کے پاس گھر تھا نہ دُنیوی ساز و سامان اور نہ ہی کوئی کاروبار، اِن حضرات نے شادی کی اور نہ ہی اُن کا وہاں کوئی کُنبہ وقبیلہ تھا، غربت کا عالم یہ تھا کہ اِن میں

[1]: "سرایا" جمع ہے "سریہ" کی، وہ جنگی لشکر جس میں حُضورِ انور صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم بنفسِ نفیس شامل ہوئے اُسے "غزوہ" اور جس میں لشکر روانہ فرمایا مگر خود شامل نہ ہوئے، اُسے "سریہ" کہتے ہیں۔ غزوات کی تعداد **27** اور سرایا **47** ہیں۔ (سیرتِ رسول عربی صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم، ضیاء القرآن کراچی)

سے 70 کے پاس سِتر پوشی کے لیے پورا کپڑا بھی نہ تھا۔اِن کی تعداد میں موت، سفر یا تزوُّج (تَ۔زَو۔وُج) یعنی شادی کے سبب کمی بیشی ہوتی رہتی تھی۔مدینہ منورہ میں آنے والے کا شہر میں کوئی جان پہچان والا نہ ہوتا تو وہ بھی اہلِ صُفّہ میں شامل ہو جایا کرتا۔

(تفسیر نعیمی ج ۳ ص ۱۳۷)

مشہور اصحابِ صُفّہ

مشاہیر (م۔شا۔ہیر) یعنی مشہور اصحابِ صُفّہ میں حضراتِ ابوہُریرہ، بلالِ حبشی، ابو ذر غِفاری، عمّار بن یاسِر، سلمان فارسی، صُہیب رومی، خباب بن الارت، حُذیفہ بن الیمان، ابُوسعید خُدری، بشیر بن الخصاصیہ، ابُو مویہبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم جیسے جلیل القدر صحابہ شامل ہیں۔ (سیرتِ رسولِ عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم ص ۹۷ ملخصاً)

اصحابِ صُفّہ پر آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی نظرِ عنایت

اہلِ صُفّہ پر مدینے کے تاجور، شاہِ بحروبَر، رسولِ انور، محبوبِ ربِّ اکبر عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کی بڑی نظرِ عنایت تھی۔ایک دفعہ مالِ غنیمت میں کنیزیں آئیں تو خاتونِ جنّت سَیِّدَۃُ النِّساء، فاطِمۃُ الزَّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور مولا مشکل کشا، علِیُّ الْمُرتَضٰی کرم اللہ تعالیٰ وجہہُ الکریم خدمتِ اقدس میں حاضِر ہوئے اور ایک خادِمہ کے لیے درخواست کی۔ارشاد فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! یہ نہیں ہوسکتا کہ تُم کو خادِمہ دوں اور اہلِ صُفّہ بھوکے مریں، اِن کے خرچ کے لئے میرے پاس کچھ نہیں میں اِن اسیرانِ جنگ

(جنگی قیدیوں) کو بیچ کر اہلِ صُفّہ پر خرچ کروں گا۔"

(سیرتِ رسولِ عربی صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم ص ۹۸ ملخصاً)

اِن تارِکُ الدُّنیا، اصحابِ صُفّہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم سے مکّی آقا، مدنی داتا، ہاشمی مولا، غریبوں کے ملجاء وماویٰ، سب کے حاجت روا و مشکل کشاء، میٹھے میٹھے مصطفےٰ صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم فرمایا کرتے: "میں بھی تُم میں سے ہوں اور آخرت میں تم میرے ساتھ ہو گے۔" (مِرْاۃ شرح مشکوٰۃ ج ۷ ص ۳۵)

اصحابِ صُفّہ کی حوصلہ اَفزائی

ایک بار مکّی سردار، مدنی تاجدار، محبوبِ ربِّ غفار عزوجل وصلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم اصحابِ صُفّہ رضی اللہ تعالٰی عنہم کے پاس تشریف لائے، سخت فقیری اور بھوک کی شِدّت مُلاحِظہ فرما کر ارشاد فرمایا: "اے اصحابِ صُفّہ (رضی اللہ تعالٰی عنہم) جو تمہاری طرح صابِر، شاکِر اور پرہیزگار رہو گا وہ بروزِ قیامت میرا رفیق ہوگا۔" پھر فرمایا: "اے لوگو! عنقریب وہ وقت آئے گا جب تمہارے سامنے دستر خوان پر غِذاؤں کے پیالوں کے پیالے رکھے جائیں گے" عرض کی یا حبیب اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم اُس دن ہم بڑی خیر میں ہوں گے۔ فرمایا: "نہیں بلکہ آج بڑی خیر میں ہو۔" (تفسیرِ نعیمی ج ۳ ص ۱۳۷)

سب سے زیادہ احادیثِ مبارکہ روایت کرنے والے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَشاہیر اصحابِ صُفّہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم میں حضرتِ سَیِّدُنا

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ صحابی ہیں کہ جن کا اَصل نام عَبْدُ الرَّحْمٰن سخر دوسی تمیمی تھا، بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم سے ابو ہریرہ یعنی مُنّی سی بلی والے کی کُنیت عطا ہوئی۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے زمانے کے سب سے بڑے حافظُ الحدیث تھے۔محدِّثین رحمھم اللّٰہ المبین کا مُحقِقہ فیصلہ ہے کہ صحابہ کرام علیھم الرضوان میں سب سے زیادہ احادیثِ مبارکہ(5364) آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی مروی ہیں۔

(تفہیم البخاری ج اوّل،ص۸۸)

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کِن دُشوار گزار اور کٹھن حالات کا مُقابلہ کیا، مُلاحِظہ فرمایئے:

دودھ کا ایک پیالہ اور 70 صحابہ

سیدی ومرشدی، عاشقِ رسولِ عربی، محبِّ ہر سید وصحابی وولی، مُبلغِ سُنّتِ مصطفوی، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ اپنی مایۂ ناز تصنیف ''فیضانِ سُنّت'' صَفْحہ 690 پر لکھتے ہیں،

حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ''اُس خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم جس کے سِوا کوئی معبود نہیں، میں بھوک کی وجہ سے اپنا پیٹ زمین پر رکھتا اور بھوک کے سبب پیٹ پر پتھر باندھا کرتا تھا۔ایک دن میں اس راستے پر بیٹھ گیا جس سے لوگ باہر جاتے تھے۔جانِ دو عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم میرے پاس سے گزرے تو مجھے دیکھ کر مسکرائے اور

فرمانِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔

میرا چہرہ دیکھ کر میری حالت سمجھ گئے۔ فرمایا، اے ابو ہریرہ (رضی اللہ تعالٰی عنہ)! میں نے عرض کی، لَبَّیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم) فرمایا، میرے ساتھ آجاؤ۔ میں پیچھے پیچھے چل دیا، جب شَہَنْشاہِ بَحْر و بَر، مدینے کے تاجور، ساقیِ حوضِ کوثر، حبیبِ داوَر عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم اپنے مبارک گھر پر جلوہ گر ہوئے تو اجازت لیکر میں بھی اندر داخل ہو گیا۔ سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم نے ایک پیالے میں دودھ دیکھا تو فرمایا، "یہ دودھ کہاں سے آیا ہے؟ اَہْلِ خانہ نے عرض کی، فُلاں صَحابی یا صَحابیہ نے آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم کیلئے ہَدِیَّۃً بھیجا ہے۔ فرمایا، ابو ہریرہ (رضی اللہ تعالٰی عنہ)! میں نے عرض کی، لَبَّیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم) فرمایا، جا کر اَہلِ صُفّہ کو بُلا لاؤ۔" حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، کہ اہلِ صُفّہ علیہم الرضوان اسلام کے مہمان ہیں، نہ اُن کو گھر بار سے رغبت ہے نہ مال و دولت سے اور نہ وہ کسی شخص کا سہارا لیتے ہیں۔ جب مَحبوبِ ربِّ ذُوالجلال عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم کے پاس صَدَقہ کا مال آتا تو آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم ان کی طرف بھیج دیتے اور خود اس میں سے کچھ نہیں لیتے تھے۔ اور جب آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم کے پاس کوئی ھَدِیَّہ آتا تو آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم ان کے پاس بھیجتے اس میں سے خود بھی استعمال کرتے اور ان کو بھی شریک فرماتے۔ مجھے یہ بات گِراں سی گزری اور دل میں خیال آیا، اَہلِ صُفّہ (علیہم الرضوان) کا اِس دُودھ سے کیا بنے گا، میں اس کا زیادہ مستحق تھا کہ اس دودھ سے چند گھونٹ

پیتا اور کچھ قوّت حاصل کرتا۔ جب اصحابِ صُفّہ (علیہم الرضوان) آجائیں گے تو سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم مجھے ہی ارشاد فرمائیں گے، کہ ان کو دودھ پیش کرو۔ اِس صورت میں بہُت مشکل ہے کہ دودھ کے چند گھُونٹ مجھے میسّر ہوں۔ لیکن اللہ عزَّوَجلَّ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم کی اِطاعت کے بغیر چارہ نہ تھا۔ میں اصحابِ صُفّہ (علیہم الرضوان) کے پاس گیا اور اُن کو بُلایا۔ وہ آئے، انہوں نے شہنشاہِ عرب، محبوب رب عزَّوَجلَّ وصلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم سے اجازت طلب کی۔ آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم نے اجازت عطا فرمائی اور وہ گھر میں حاضر ہوکر بیٹھ گئے۔ میٹھے میٹھے آقا، مدینے والے مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا، ''ابوہریرہ (رضی اللہ تعالٰی عنہ)!'' میں نے عرض کی، لَبَّیکَ یَا رَسُولَ اللّٰہ (عزَّوَجلَّ وصلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم) فرمایا، ''پیالہ پکڑو اور ان کو دودھ پلاؤ۔'' حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں میں نے پیالہ پکڑا۔ میں وہ پیالہ ایک شخص کو دیتا وہ سَیر ہوکر دودھ پیتا اور پھر پیالہ مجھے لوٹا دیتا۔ حتّٰی کہ میں پلاتا پلاتا آقائے مدینہ صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم تک پہنچا اور تمام لوگ سَیر ہو چکے تھے۔ سرکار صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم نے پیالہ لے کر اپنے دستِ اقدس پر رکھا۔ پھر میری طرف دیکھ کر تبسم فرمایا، اور فرمایا، ''ابوہریرہ (رضی اللہ تعالٰی عنہ)! میں نے عرض کی، لَبَّیکَ یَا رَسُولَ اللّٰہ (عزَّوَجلَّ وصلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم) فرمایا، اب میں اور تم باقی رہ گئے ہیں۔'' عرض کی، یارسول اللہ عزَّوَجلَّ وصلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم نے سچ فرمایا، فرمایا، ''بیٹھو اور پیو'' میں بیٹھ گیا اور دودھ پینے لگا۔ آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ

وسلم نے فرمایا "پیو" میں نے پیا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم مسلسل فرماتے رہے، "پیو!" حتّٰی کہ میں نے عرض کی نہیں، قسم اُس ذات کی جس نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، اب مزید گنجائش نہیں۔ فرمایا، "مجھے دکھاؤ۔" میں نے پیالہ پیش کر دیا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی، بسم اللہ پڑھی اور باقی دودھ نوش فرمالیا۔" (فیضانِ سنّت صفحہ نمبر ۶۹۰)

الحمد للّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ سرکارِ مکّۂ مکرّمہ، تاجدارِ مدینۂ منوّرہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کا عظیم مُعجزہ ہے کہ تمام یعنی 70 اہلِ صُفّہ (علیہم الرضوان) مل کر بھی دودھ کا ایک پیالہ پورا نہ پی سکے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اسی اِیمان افروز واقِعہ کی جانب اِشارہ کرتے ہوئے عرض گزار ہیں ؎

کیوں جنابِ بُو ہُریرہ! تھا وہ کیسا جامِ شِیر
جس سے ستّر صاحِبوں کا دُودھ سے مُنہ پھر گیا رضی اللہ تعالیٰ عنہم
(حدائقِ بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بھوک سے بے ہوشی

حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، میں نے (بھوک کے سبب) اپنی یہ حالت بھی دیکھی کہ مدینے کے تاجوَر، محبوبِ ربِّ اکبر عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ

وسلم کے مِنبرِ مُنوَّر اور اُمُّ المُؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے حجرۂ مُطَہَّرہ کے درمیان بیہوش ہو کر گر پڑتا۔ کوئی آدمی آتا اور میری گردن پر پاؤں رکھ دیتا۔ وہ سمجھتا کہ مجھ پر جُنُون کی کیفیت طاری ہے حالانکہ مجھے جُنُون وغیرہ کچھ نہ ہوتا یہ حالت بھوک کی وجہ سے ہوتی تھی۔" (فیضانِ سنّت صفحہ نمبر ۶۹۵)

فاقہ مستوں کا واسطہ یا ربّ! (جَلَّ جَلالُہٗ) بخش دے میری ہر خطا یا ربّ! (جَلَّ جَلالُہٗ)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا عِلمی ذوق تھا کہ سب کچھ چھوڑ کر سرورِ کونین، رَحمتِ دارَین، راحتِ قلبِ بے چین، نانائے حَسَنَین صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم و رضی اللہ تعالٰی عنہما کے قدمَینِ شریفَین میں پڑے رہتے تھے۔ فاقوں پر فاقے سہتے اور علم حاصل کرتے تھے اور آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ ہی کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ سب سے زیادہ احادیثِ مبارکہ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مَروی ہیں۔ خوب شکم سیری، خواہشِ ناموری، حِرص وطَمع اور حُبِّ جاہ کی نُحُوستوں کی آلودگیوں کے ساتھ تعلیم و تعلُّم میں رُوحانیّت کے مُتلاشیوں کو منزِل ملنا ایک اَمرِ دُشوار ہے۔ تحصیلِ علمِ دین میں سراپا اِخلاص بن جایئے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خوب رَحمتیں لوٹئے۔ الحمد للہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافِلوں کے ذریعے بھی عِلم حاصِل ہوتا اور بے شمار بَرَکتیں نصیب ہوتی ہیں، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلے کی بہار ملاحظہ فرمایئے:

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) جو مجھ پر روزِ جمعہ دُرُود شریف پڑھے گا میں قِیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

نامعلوم درد

پاکستان کے صوبہ پنجاب کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے، میں دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ (بابُ المدینہ کراچی) میں ''**تربیّتی کورس**'' کیلئے آیا ہوا تھا، اس دوران ایک دن جُمعرات کو صبح تقریباً 4 بجے پیٹ کی بائیں جانب اچانک درد اُٹھا، درد اس قدر شدید تھا کہ 7 اِنجکشن لگے تب آرام آیا، حسبِ معمول جُمعرات کو ہونے والے سنّتوں بھرے اجتماع کیلئے (مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ) میں شام کو حاضر ہوا۔ رات 10 بجے پھر درد شروع ہوا مگر اِجتماع میں مانگی جانے والی اجتماعی دُعاء کے وَقت ٹھیک ہو گیا، ایک گھنٹہ کے بعد پھر بہُت شدید درد اُٹھا۔ ڈاکٹر نے 3 اِنجکشن لگائے پھر کچھ اِفاقہ ہوا۔ اب حالت یہ ہو گئی کہ جب بھی کھانا کھاتا درد شُروع ہو جاتا روزانہ 3، 4 ٹیکے لگتے۔ ڈِرِپ چڑھتی، الٹرا ساؤنڈ بھی کروایا، مگر ڈاکٹروں کو درد کا سبب سمجھ میں نہ آیا۔ میں اَسپتال میں پڑا تھا وہاں مجھے معلوم ہوا کہ میرے ساتھ والے اسلامی بھائی سنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافِلے میں 12 دن کیلئے سفر کی تیاری کر رہے ہیں، ڈاکٹر نے سفر سے بہُتیر ا روکا مگر مجھ سے نہ رہا گیا میں ڈیرہ بگٹی (بلوچستان) جانے والے مَدَنی قافلے کا مسافر بن گیا۔ ڈیرہ بگٹی جاتے ہوئے راستے میں تھوڑا سا درد ہوا، پھر وہاں سے ہم نے ''سُوئی'' آ کر جُمعرات کے سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی اور پھر ڈیرہ بگٹی واپس آ گئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافِلے کی بَرَکت سے دَرد ایسا دُور ہوا گویا کبھی تھا ہی نہیں اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تا حال

مجھے دوبارہ وہ تکلیف نہیں ہوئی اور سب سے بڑی سعادت یہ ملی کہ مجھے مَدَنی قافِلے میں خواب کے اندر مَدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا دیدار ہو گیا۔

(فیضانِ سنّت ص ۶۹۸)

لُوٹنے رَحمتیں قافِلے میں چلو ۔ سیکھنے سنّتیں قافِلے میں چلو
دردِ سر ہو اگر دُکھ رہی ہو کمر ۔ پاؤ گے صِحّتیں قافِلے میں چلو
ہے طلب دید کی ، دید کی عید کی ۔ کیا عَجَب وہ دِکھیں قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ۔ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا توشہ دان

حضرتِ سَیِّدُنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ایک غزوہ میں لشکرِ اسلام کے پاس کھانے کو کچھ نہ رہا۔ **اللہ** کے پیارے رسول، رسولِ مقبول، سیِّدہ آمِنہ کے گلشن کے مہکتے پھول عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم و رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھ سے فرمایا، تمہارے پاس کچھ ہے؟ میں نے عرض کی، تَوشہ دان میں تھوڑی سی کھجوریں ہیں۔ فرمایا، لے آؤ۔ میں نے حاضر کر دیں جو کُل 21 تھیں۔ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ان پر دستِ مُبارَک رکھ کر دُعا مانگی پھر فرمایا، 10 افراد کو بُلاؤ! میں نے بُلایا، وہ آئے اور سیر ہو کر کھایا اور چلے گئے۔ پھر 10 افراد کو بُلانے کا حکم دیا۔ وہ بھی کھا کر چلے گئے۔ اسی طرح دس دس آدمی آتے اور سیر ہو کر کھاتے اور تشریف لے جاتے، یہاں تک کہ تمام لشکر نے

کھائیں اور جو باقی رہ گئیں ان کے بارے میں فرمایا، اے ابوہریرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)! ان کو اپنے توشہ دان میں رکھ لو اور جب چاہو ہاتھ ڈال کر ان میں سے نکال لیا کرو لیکن توشہ دان نہ اُنڈیلنا! حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی ظاہری حیاتِ مُبارکہ کے زمانے میں اور حضرتِ سیدنا ابوبکر صِدیق اور حضرتِ سیّدُنا عمر فاروق اعظم اور حضرتِ سیّدُنا عثمانِ غنی علیھم الرضوان کے عہدِ خلافت تک ان ہی کھجوروں سے کھاتا رہا۔ اور خرچ کرتا رہا تخمیناً (یعنی اندازاً) 50 وَسق تو فی سبیل اللہ (عزوجل) دیں اور 200 وَسق سے زیادہ میں نے کھائیں۔ جب حضرتِ سیّدُنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہوگئے تو وہ توشہ دان میرے گھر سے چوری ہوگیا۔ (فیضانِ سنّت ص ۳۹۵)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری مغفرت ہو۔

کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہئے
دینے والا ہے سچا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

(حدائقِ بخشش شریف)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! وَسق 60 صاع کا اور ایک صاع 270 تولہ (یعنی 3 سیر 6 چھٹانک) کا ہوتا ہے۔ اِس حساب سے اُن کھجوروں میں سے 1000 مَن سے زائد کھجوریں کھائی گئیں۔ یہ سب اللہ عَزَّوَجَلَّ کی شانِ کرم ہے کہ اُس نے اپنے پیارے حبیبِ

فرمانِ مصطفےٰ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کنجوس ترین شخص ہے۔

مکرّم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کو بے شُمار اِختیارات اور عظیم الشّان معجزات سے نوازا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بُھنی ہوئی بکری

حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے جن کے سامنے بھنی ہوئی بکری رکھی تھی۔ اُنہوں نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کھانے میں شامل ہونے کی درخواست کی تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ فرماتے ہوئے کھانے سے انکار کر دیا کہ شہنشاہِ خوش خِصال، سلطانِ شیریں مقال، محبوبِ ربّ ذوالجلال عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم اِس حال میں دُنیا سے رُخصت ہوئے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے کبھی جَو کی روٹی بھی پیٹ بھر کر نہیں کھائی۔ (فیضانِ سنّت ص ۶۷۷)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری مغفرت ہو۔

خدایا میں عُمدہ غذائیں نہ کھاؤں غمِ مصطفیٰ میں بس آنسو بہاؤں

عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اصحابِ صُفّہ بھوک سے گِر پڑتے

حضرتِ سیِّدُنا فضالہ بن عُبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، حبیبِ کبریا، سردارِ ہر دو سَرا، امامُ الاَنْبِیاء عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم جب لوگوں کو نماز پڑھاتے تو کچھ صحابہ علیہم

الرضوان نَماز کے اندر حالتِ قِیام میں بھوک کی شدت کے سبب گر پڑتے اور یہ اَصحابِ صُفّہ ہوتے۔ حتّٰی کہ اَعرابی کہنے لگتے، یہ لوگ دیوانے ہیں۔ جب سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نَماز سے فارِغ ہوتے تو اُن کی طرف مُتَوَجِّہ ہوکر فرماتے، اگر تمہیں معلوم ہو جائے کہ تمہارے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں کیا (اجروثواب) ہے تو تم اِس بات کو پسند کرو کہ تمہارے فاقے اور حاجت مندی میں مزید اِضافہ ہو۔ (فیضانِ سنّت ص ۷۰۲)

فاقہ مستی کی دُھن ملے یا ربّ !(جلّ جلالہٗ)
دل کا مُرجھایا گُل کھلے یا ربّ !(جلّ جلالہٗ)

اصحابِ صُفّہ کی شان میں آیتِ قراٰن

پارہ ۳ سورۃ البقرہ آیت ۲۷۳ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے:

لِلۡفُقَرَآءِ الَّذِیۡنَ اُحۡصِرُوۡا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ لَا یَسۡتَطِیۡعُوۡنَ ضَرۡبًا فِی الۡاَرۡضِ ۫ یَحۡسَبُهُمُ الۡجَاهِلُ اَغۡنِیَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ ۚ تَعۡرِفُهُمۡ بِسِیۡمٰهُمۡ ۚ لَا یَسۡـَٔلُوۡنَ النَّاسَ اِلۡحَافًا ؕ وَمَا تُنۡفِقُوۡا مِنۡ خَیۡرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیۡمٌ ۝

ترجمۂ کنزُ الایمان: ان فقیروں کے لیے جو راہِ خدا میں روکے گئے، زمین میں چل نہیں سکتے نادان انہیں تونگر سمجھے بچنے کے سبب تو انہیں اُن کی صورت سے پہچان لے گا لوگوں سے سوال نہیں کرتے کہ گڑگڑانا پڑے اور تم جو خیرات کرو اللہ اُسے جانتا ہے۔

حضرتِ صدرالافاضل مولانا مُفتی سید حافظ محمد نعیم الدین مُرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی ان آیات کی تفسیر بیان کرتے ہوئے تفسیر ''خزائن العرفان'' میں لکھتے ہیں: ''یعنی صدقاتِ مذکورہ جو آیہ وَمَا تُنۡفِقُوۡا مِنۡ خَیۡرٍ میں ذِکر ہوئے ان کا بہترین مصرف وہ فقراء ہیں جنہوں نے اپنے نفوس کو جہاد و طاعتِ الٰہی پر روکا۔

شانِ نزول: یہ آیت اہلِ صُفّہ کے حق میں نازل ہوئی ،ان حضرات کی تعداد **400** کے قریب تھی۔ یہ ہجرت کر کے مدینہ طیبہ حاضر ہوئے تھے، نہ یہاں ان کا مکان تھا نہ قبیلہ کنبہ نہ ان حضرات نے شادی کی تھی۔ان کے تمام اوقات عبادت میں صرف ہوتے تھے، رات میں قرآنِ کریم سیکھنا دن میں جہاد کے کام میں رہنا۔آیت میں ان کے بعض اوصاف کا بیان ہے o کیونکہ انہیں دینی کاموں سے اتنی فرصت نہیں کہ وہ چل پھر کر کسبِ معاش کرسکیں o یعنی چونکہ وہ کسی سے سوال نہیں کرتے اس لئے ناواقف لوگ انہیں مالدار خیال کرتے ہیں o کہ مزاج میں تواضع و انکسار ہے، چہروں پر ضعف کے آثار ہیں، بھوک سے رنگ زرد پڑ گئے ہیں۔'' (تفسیر خزائن العرفان)

بہترین زندگی وہ جو اللہ عزوجل کے لئے وقف ہو

مُفسرِ شہیر، حکیم الامّت حضرتِ علامہ مولانا مُفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ المنّان ''تفسیرِ نعیمی'' میں اِس آیتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: ''زندگی ہر شخص کی گزرتی ہے بہترین زندگی وہ ہے جو ربّ تبارک وتعالیٰ کے لئے **وقف** ہو جائے۔ **اللہ** تعالیٰ نے

فرمانِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درودِ پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

ایسے ہی لوگوں کے لئے صَدَقات کا خُصوصی حکم دیا جو اپنی زندگی **اللہ** تعالیٰ کے لئے **وقف** کرچکے ہیں۔" (تفسیر نعیمی ج۳ص۱۳۹)

خدمتِ دین کے لئے وقف ہونے والے کی عظمت

مُفتی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: "اگر زمین مسجد کے لئے وقف ہوجائے تو اُس کی شان و عظمت بڑھ جاتی ہے، اصحابِ کہف کے کُتّے نے اپنی زندگی **اللہ** تعالیٰ کے پیاروں کے لئے وقف کردی تو اُسے حیاتِ جاودانی مل گئی، زمین اور کُتّا زندگی **وقف** کرنے کی وجہ سے شان والے ہوگئے، تو اگر انسان اپنی زندگی **اللہ** تعالیٰ کی رِضاو خوشنودی کے حُصُول کی خاطر دِین کے لئے **وقف** کر دے تو ان شآء **اللہ** عَزَّوَجَلَّ فِرِشتوں سے بھی افضل ہوجائے گا۔" (تفسیرِ نعیمی ج۳ص۱۳۹)

صدقہ و خیرات کن کو دینا افضل ہے؟

صدقہ وخیرات اُن غریب علماء، طلباء، مدرسین اور دِین کے خادِموں وغیرہ کو دینا افضل ہے جنہوں نے اپنی زندگیاں خدمتِ دین کے لئے **وقف** کردی ہیں۔ اگر ان کی خدمت نہ کی گئی اور یہ طلبِ معاش کے لئے مجبورًا مشغول ہوئے تو دینِ اسلام کا سخت نقصان ہوگا۔ (تفسیرِ نعیمی ج۳ص۱۳۹)

تنگدستی چھپانا اچھا عمل ہے

لوگوں سے اپنی تنگدستی اور فقرو فاقہ چھپانا بہت اچھا عمل ہے۔ دیکھئے ربّ

تبارک وتعالیٰ نے اصحابِ صُفّہ کے اِس عمل کی تعریف فرمائی کہ وہ سخت ضرورت اور بھوک و پیاس کے باوجود اپنی خُودداری کے سبب کسی کے سامنے دستِ سُوال دراز نہ کرتے تھے، جس بِناء پر ناواقف لوگ انہیں مالدار اور خوش حال سمجھتے تھے۔ اصحابِ صُفّہ کے فقر کی پہچان اِن کی طرزِ پریشانی اور قدرتی علامات سے تھی کہ ان کے چہروں پر فاقوں کے آثار، آوازیں کمزور اور رفتار میں ضُعف تھا۔ (تفسیرِ نعیمی ج ۳ ص ۱۳۹)

خدمت دین کیلئے وقف ہونے والے کو خود دار ہونا چاہیے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اصحابِ صفہ علیھم الرضوان اگرچہ فقروفاقہ کے دن گزارتے مگر کسی لمحہ بھی خُودداری کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑتے جیسا کہ مندرجہ بالا روایت سے معلوم ہوا اس میں ہمارے ان مبلغین کیلئے رہنمائی کے مُشکبار مدنی پھول ہیں جو کہ خدمتِ دین کیلئے اپنے آپ کو وقف کرنے کا جذبہ رکھتے ہیں، اس ضمن میں مشکٰوۃ شریف کی ایک روایت ملاحظہ فرمائیے:

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ یَّکْفِلُ لِیْ اَنْ لَّا یَسْاَلَ النَّاسَ شَیْئًا فَاَتَکَفَّلُ لَہٗ بِا الْجَنَّۃِ فَقَالَ ثَوْبَانُ اَنَا فَکَانَ لَا یَسْاَلُ شَیْئًا۔

(مرأۃ شرح مشکوٰۃ، ج ۳ ص ۶۸)

ترجمہ: حضرت سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو مجھے اس کی ضمانت دے کہ لوگوں سے کچھ نہ مانگے گا تو میں اس کے لئے جنّت کا ضامن ہوں" حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں تو کسی سے کچھ نہیں مانگتا تھا۔

دین کے خادِموں کی مالی خدمت کی جائے

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی توجہ اصحابِ صُفّہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین کی طرف مبذول کرائی لیکن یہ حکم اِن کے لیے مخصوص نہیں۔ دورِ حاضر میں بھی جولوگ خِدمتِ دین میں مشغول رہتے ہیں اور اِس مشغولیّت کی بِناء پر کسبِ معاش (کاروبار وغیرہ) کے لئے وقت نہیں نکال سکتے، اُن کے متعلق بھی یہی حکم ہے کہ اُن کی مالی خِدمت کی جائے۔

امام اہلسنت اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان

امام اہلسنت، اعلحضرت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن نے اپنے فتاوی میں خدمت دین کے حوالے سے کچھ نکات تحریر فرمائے ہیں ان میں سے کچھ اِقتباس (اِق۔تِ۔باس یعنی چُنا ہوا کلام) ملاحظہ فرمایئے:

☆ اولاً: (اَو۔وَ۔لن یعنی سب سے پہلے) عظیم الشان مدارِس کھولے جائیں۔ باقاعدہ تعلیمیں ہوں۔

☆ ثانیاً طلباء کو وظائف ملیں کہ خواہی نخواہی (یعنی ناچار) گرویدہ ہوں۔

☆ ثالثاً مدرّسوں کی بیش قرار تنخواہیں ان کی کاروائیوں پر دی جائیں کہ لالچ سے جان توڑ

فرمانِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔

کرکوشش کریں۔

☆ رابعًا طبائع (طَ۔با۔اِع یعنی طبیعتیں) طلباء کی جانچ ہو جوجس کام کے زیادہ مناسب دیکھا جائے معقول وظیفہ دیکراس میں لگایا جائے۔یوں ان میں کچھ مدرسین بنائے جائیں ، کچھ واعظین ، کچھ مصنفین ، کچھ مناظرین ، پھر تصنیف و مناظرہ میں بھی توزیع (تَو۔زِیع یعنی بانٹنا) ہو،کوئی کسی فن پر کوئی کسی پر۔

☆ خامسًا ان میں جو تیار ہوتے جائیں تنخواہیں دے کر ملک میں پھیلائے جائیں کہ تحریراً و تقریراً وعظاً و مناظرۃً اشاعت دین و مذہب کریں۔

(فتاوی رضویہ جدید جلد۲۹ ص۵۹۹)

قبولیّت کا پروانہ

جب آیت لِلْفُقَرَآءِ الَّذِیْنَ اُحْصِرُوْا الخ (آخر تک) نازل ہوئی تو حضرت سَیِّدُنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اصحابِ صُفّہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے پاس دن کے وقت بہت سے دِینار (سونے کے سکّے) بھیجے اور اَمیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا علیُّ المُرتضٰی، شیرِ خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک وَسق (60 صاع) کھجوریں بھیجیں توان دونوں صاحبوں (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کو

قبولیت کا پروانہ عطا ہوا۔ (تفسیرِ نعیمی ج ۳ ص ۱۴۳)

راہِ خدا عزوجل میں خرچ کرنے سے مال بڑھتا ھے

پارہ ۳، سُورَۃُ البَقَرہ، ۲۶۱ میں ارشاد ہوتا ہے۔

مَثَلُ الَّذِیۡنَ یُنۡفِقُوۡنَ اَمۡوَالَهُمۡ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ کَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنۡۢبَتَتۡ سَبۡعَ سَنَابِلَ فِیۡ کُلِّ سُنۡۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ یُضٰعِفُ لِمَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ ۝

ترجمۂ کنزالایمان: ان کی کہاوت جو اپنے مال اللہ عزوجل کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اُس دانہ کیطرح جس نے اُگائیں 7 بالیں ہر بال میں 100 دانے اور اللہ عزوجل اس سے بھی زیادہ بڑھائے جس کیلئے چاہے اور اللہ عزوجل وسعت والا، علم والا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں مال خرچ کریں گے تو وہ مالک ومولا جو زمین وآسمان اور سارے جہان کا خالق و مالِک ہے، وہ کریم و جواد کرم فرمائے گا اور ہمارے مال کو بڑھائے گا۔ کتنے خوش نصیب ہیں وہ مسلمان جو اپنے مال کے حقوقِ واجبہ ادا کرتے ہیں، خوش دِلی سے بروقت زکوٰۃ وفطرہ ادا کرتے ہیں، اپنے مال ماں باپ، بہن بھائی اور اولاد پر خرچ کرتے ہیں، اپنے عزیز واقرباء کی موت پر اُن کے ایصالِ ثواب کے لیے تیجہ، دسواں، چالیسواں، برسی وغیرہ کرکے مساکین کو کھانا کھلاتے ہیں، نیک نیّتی سے شِفا خانے بنواتے ہیں، حقوقِ عامّہ کالحاظ رکھتے ہوئے اِخلاص کے ساتھ

قرآن خوانی ومحفلِ نعت اور سُنّتوں بھرے اجتماعات کے اِنعقاد پر خرچ کرتے ہیں، مساجد و مدارس کی تعمیر میں حصہ لیتے ہیں، درس وتدریس، درسِ نظامی یعنی عالم کورس میں معاونت کرتے ہیں مثلاً مدرسین کے وظیفے ،طلباء کی کتابیں،طعام و قیام کے اخراجات وغیرہ،قرآنِ پاک (حفظ وناظرہ) کی تعلیم میں مدد کرتے ہیں، مسجد کے انتظامی اخراجات مثلاً بجلی اور سوئی گیس کے بل وغیرہ کی ادائیگی کرتے یا اُس میں حصہ لیتے ہیں۔ دینِ اِسلام کی ترویج واشاعت، سُنّتوں کے اِحیاء، نیکی کی دعوت کو عام کرنے کیلئے خرچ کرتے ہیں۔ مثلاً مدنی قافلوں میں سفر کرنے والے غریب اسلامی بھائیوں کو زادِ سفر دے کر، سُنّتوں بھرا درس دینے کی آرزو رکھنے والے غریب اسلامی بھائیوں کو ''فیضانِ سُنّت'' دِلا کر ،اپنی دُکان، مارکیٹ، مسجد، محلّے ،دفتر ،کالج وغیرہ میں شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دامت برکاتھم العالیہ کے اِصلاحی رسائل یا، بیانات کی کیسٹیں (آڈیو، ویڈیو) تقسیم کرکے اپنی رقم راہِ خُدا عَزَّوَجَلَّ میں خرچ کرتے ہیں **اللہ** تبارک وتعالیٰ اُس کے مال کو بڑھائے گا اور اُس کا ثواب 700 گُنا تک بڑھائے گا اور اِسی پر بس نہیں بلکہ ارشاد فرمایا جاتا ہے۔

وَاللّٰہُ یُضٰعِفُ لِمَنۡ یَّشَآءُ ط ترجمۂ کنزالایمان: اور اللہ عزوجل اس سے بھی زیادہ بڑھائے جس کے لیے چاہے۔

مال کے 3 فائدے

تاجدارِ عرب، محبوبِ ربّ عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم) جو مجھ پر روزِ جمعہ دُرود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

ہے: ''بندہ کہتا ہے میرا مال ہے، میرا مال ہے اور اُسے تو اُس کے مال سے 3 ہی قسم کا فائدہ ہے، جو کھا کر فنا کر دیا یا پہن کر پُرانا کر دیا یا عطا کر کے آخرت کے لئے جمع کیا اور اِس کے سِوا جانے والا ہے کہ اوروں کے لئے چھوڑ جائے گا۔''

(صحیح المسلم، کتاب الزھد، ج۲، ص۴۰۷)

سب سے افضل کام

دو عالَم کے داتا، بے کسوں کے حاجت رَوا و مُشکل کُشا، مکّی مَدَنی مصطفیٰ صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم کا فرمانِ رَغبت نشان ہے: ''سب سے افضل کام مسلمانوں کا جی (دِل) خوش کرنا ہے کہ تُو اُس کا بدن ڈھانکے یا بھوک میں پیٹ بھرے یا اُس کا کوئی کام پورا کرے۔''

(الترغیب والترھیب ج ۳ ص ۲۶۵ رقم الحدیث۱۹)

مسلمان کو اُس کی چاہت کی چیز کِھلانے کی فضیلت

سیدِ دو عالَم، نورِ مجسّم، سراپا جود و کرم صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم کا فرمانِ معظم ہے: ''جو اپنے مسلمان بھائی کو اُس کی چاہت کی چیز کھلائے اللہ تعالٰی اُسے دوزخ پر حرام کر دے۔''

(شعبُ الایمان ج ۳ ص ۲۲۲ رقم الحدیث ۳۳۸۲)

فرمانِ جنّت نشان

مالکِ کوثر و جنّت، مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: ''جو مسلمان کسی مسلمان کو کپڑا پہنا دے اللہ تعالٰی اُسے جنّت کے سبز کپڑے پہنائے

گا اور جو مسلمان کسی بھوکے مسلمان کو کھانا کھلائے اللہ تعالٰی اُسے جنّت کے پھل کھلائے گا اور جو مسلمان کسی پیاسے مسلمان کو پانی پلائے اللہ تعالٰی اُسے رَحِیقٌ مَّخْتُوْمٌ (یعنی جنّت کی سربند شراب) پلائے گا۔" (جامع الترمذی ،ابواب صفة القیامة ،ج۲،ص۵۲۳)

مسلمان کو کپڑا پہنانے کی فضیلت

نبیِ رحمت، شفیعِ اُمّت صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ بشارت نشان ہے: "جو مسلمان کسی مسلمان کو کپڑا پہنا دے تو جب تک اُس میں کا اُس شخص پر ایک پیوند بھی رہے گا یہ (کپڑا پہنانے والا) اللہ تعالٰی کی حفاظت میں رہیگا۔"

(جامع الترمذی ،ابواب صفة القیامة ،ج۲،ص۵۲۷)

اللہ تبارک وتعالٰی ہمیں اپنے مال حاجت مند مسلمانوں کو کپڑے پہنانے، اُن کے پیٹ بھرنے، اُن کے جائز کام پورے کرنے، اُن کی چاہت کی جائز چیز کھلانے میں خرچ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین بجاہ النبی الجواد الکریم صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی تبلیغِ قراٰن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ہے۔ اس کا آغاز ۱۴۰۱ھ بمطابق 1981ء میں بابُ المدینہ کراچی سے ہوا۔ بانی

دعوتِ اسلامی، پیکرِ علم وحکمت، شیخِ طریقت، عالمِ شریعت، آفتابِ قادریت، ماہتابِ رضویت، امیرِ اہلسنت حضرتِ علامہ مولانا محمد الیاس عطارؔ قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ نے چند اسلامی بھائیوں کے ساتھ مل کر اس مدنی تحریک کا مدنی کام شروع کیا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت وعطا سے میٹھے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی عِنایت، صحابہٴ کرام علیھم الرضوان کی بَرَکت، اولیاءِ عظام کی نسبت اور علماء ومشائخِ اہلِ سُنّت بالخصوص امامِ اہلسنّت، سیدی اعلیٰحضرت کی برکت سے دعوتِ اسلامی عام ہونے لگی۔

امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے خوفِ خدا وعشقِ مصطفیٰ عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں ڈوبے ہوئے بیانات سُن سُن کر لاکھوں مسلمان نمازی بنے، بے شمار چور ڈاکو زانی شرابی اور دیگر جرائم پیشہ لوگ گناہوں سے توبہ کرکے باکردار مسلمان بن گئے اور لاتعداد کُفّار بھی مشرّف بہ اِسلام ہوئے۔ بابُ المدینہ کراچی سے یہ مدنی تحریک حیدر آباد اور بابُ الاسلام (سندھ) پہنچی اِس کے بعد پنجاب اور پھر سرحد، کشمیر وبلوچستان میں دعوتِ اسلامی کا مدنی پیغام پہنچا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ اس وقت پاکستان کے کم وبیش ہر شہر میں دعوتِ اسلامی والے موجود ہیں۔ دیکھتے ہی دیکھتے امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے اِخلاص واِستقامت کی برکت اور مدنی قافلوں کے باعث دعوتِ اسلامی پاکستان سے

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرُود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پرد ُرُود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

ہند اور پھر بنگلہ دیش ، نیپال ، ساؤتھ افریقہ اورعرب اَمارات وغیرہ تقریباً دُنیا کے 66 ممالک میں اپنامَدَنی پیغام پہنچاچکی ہےاورمزید گوچ جاری ہے۔

شمعِ عشقِ مصطفیٰ ہر سُو جلاتے جائیں گے
یارسول اللہ کا نعرہ لگاتے جائیں گے

سیدی ومرشدی، عاشقِ رسولِ عربی، نائبِ غوثِ جلی وامام بریلوی، ضیاءِ ضیاء الدین مدنی، عالم علمِ لدنی، عاملِ قرآن وسنّتِ نبوی، محبِّ ہر سید وصحابی وولی، سنّتوں کے داعی ، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں:

بھائیو! تم جانتے ہو کہ مجھے — دعوتِ اسلامی سے کیوں پیار ہے
ہے کرم اس پر خدائے پاک کا — دعوتِ اسلامی سے یُوں پیار ہے
اس پہ ہے نظرِ کرم سرکار کی — دعوتِ اسلامی سے یُوں پیار ہے
بے عدد کافر مسلماں ہو گئے — دعوتِ اسلامی سے یُوں پیار ہے
بے نمازی بھی نمازی ہو گئے — دعوتِ اسلامی سے یُوں پیار ہے
چور ڈاکو آئے اور تائب ہوئے — دعوتِ اسلامی سے یُوں پیار ہے
زانی و قاتل بھی تائب ہوگئے — دعوتِ اسلامی سے یُوں پیار ہے
اور شرابی آئے تائب ہوگئے — دعوتِ اسلامی سے یُوں پیار ہے
سُنّتوں کی ہر طرف آئی بہار — دعوتِ اسلامی سے یُوں پیار ہے

فرمانِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم) جومجھ پردرود پاک پڑھنا بھول گیاوہ جنت کاراستہ بھول گیا۔

دعوت اسلامی کی جھلکیاں

ازشیخِ طریقت،امیرِ اَہلسنّت،بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمدالیاس عطّارقادِری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیہ

﴿1﴾ **66مُمالِک**: اَلحمدُلِلّٰہ عزوجل تبلیغِ قران وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ’’دعوتِ اسلامی‘‘ تادمِ تحریردنیا کے تقریباً66مُمالِک میں اپنا پیغام پہنچا چکی ہے اورآگے کوچ جاری ہے۔

﴿2﴾ **کُفّار میں تبلیغ**: لاکھوں بےعمل مسلمان،نمازی اورسُنّتوں کے عادی بن چکے ہیں۔مختلف مُمالک میں کُفّاربھی مُبلِّغینِ دعوتِ اسلامی کے ہاتھوں مشرف بہ اسلام ہوتے رہتے ہیں۔

﴿3﴾ **مدنی قافلے**: عاشقانِ رسول کے سُنّتوں کی تربیت کے بےشمارمَدَنی قافلے مُلک بہ مُلک شہربہ شہراورقَریہ بہ قَریہ سفرکرکے علمِ دین اور سُنّتوں کی بہاریں لُٹارہے اورنیکی کی دعوت کی دھومیں مچارہے ہیں۔

﴿4﴾ **مدنی تربیت گاھیں**: مُتعَدِّد مقامات پرتربِیَت گاہیں قائم ہیں جن میں دُورونزدیک سے اسلامی بھائی آکرقِیام کرتے،عاشقانِ رسول کی صُحبت میں سنّتوں کی تربیت پاتے اورپھرقُرب وجوارمیں جاکر’’نیکی کی دعوت‘‘ کے مدنی پھول مہکاتے ہیں۔

﴿5﴾ **مساجد کی تعمیر**: کے لیے’’مجلسِ خُدّامُ المساجد‘‘قائم ہے،مُتعَدِّد

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) مجھ پر دُرُود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

مساجد کی تعمیرات کا ہر وَقْت سلسلہ رَہتا ہے، کئی شہروں میں ''مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ'' کی تعمیرات کا کام بھی جاری ہے۔

﴿6﴾ **آئمۂ مساجِد:** بے شمار مساجد کے ائمّہ و مُؤَذِّنین اور خادِمین کے مُشاہَرے (تنخواہوں) کی ادائیگی کا بھی سلسلہ ہے۔

﴿7﴾ **گُونگے، بہرے اور نابِینا:** اسلامی بھائیوں میں بھی مَدَنی کام ہورہا ہے اوران کے مَدَنی قافلے بھی سفر کرتے رہتے ہیں۔

﴿8﴾ **جَیل خانے:** قَیدیوں کی تعلیم وتربیت کے لیے جَیل خانوں میں بھی مدنی کام کی ترکیب ہے۔ کراچی سینٹرل جیل میں قیدیوں کو عالم بنانے کیلئے جامعۃُ المدینہ کا بھی سلسلہ ہے۔ کئی ڈاکواور جَرائم پیشہ افراد جیل کے اندر ہونے والے مَدَنی کاموں سے مُتاثِر ہوکر تائب ہونے کے بعد رِہائی پا کر عاشِقانِ رسول کے ساتھ مَدَنی قافلوں کے مسافر بننے اور سُنّتوں بھری زندگی گزارنے کی سعادت پارہے ہیں، آتشیں اسلحہ کے ذریعے اندھا دھند گولیاں برسانے والے اب سُنّتوں کے مَدَنی پھول برسارہے ہیں! مُبلِّغین کی انفِرادی کوشِشوں کے باعِث کُفّار قیدی بھی مُشرَّف بہ اسلام ہورہے ہیں۔

﴿9﴾ **اجتماعی اِعتکاف:** دُنیا کی بے شُمار مساجِد میں ماہِ رَمضانُ المبارک کے 30 دن اور آخری عَشرہ میں اِجتماعی اِعتِکاف کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ اِن میں ہزارہا اسلامی بھائی علمِ دین حاصل کرتے، سُنّتوں کی تربیت پاتے ہیں۔ نیز کئی

مُعتَکِفِین چاندرات ہی سے عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں کی تربیَت کے مَدَنی قافلوں کے مسافر بن جاتے ہیں۔

﴿10﴾ حج کے بعد سب سے بڑا اجتماع: دنیا کے مختلف مُمالِک میں ہزاروں مقامات پر ہونے والے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماعات کے علاوہ عالَمی اور صوبائی سطح پر بھی سُنّتوں بھرے اجتماعات ہوتے ہیں۔جن میں ہزاروں،لاکھوں عاشقانِ رسول شرکت کرتے ہیں اور اجتماع کے بعد خوش نصیب اسلامی بھائی سُنّتوں کی تربیت کے مدنی قافلوں کے مسافر بھی بنتے ہیں ۔مدینۃُ الاولیاء ملتان شریف (پاکستان) میں واقع صَحرائے مدینہ کے کثیر رقبے پر ہر سال تین دن کا بینَ الاقوامی سُنّتوں بھرا اجتماع ہوتا ہے۔جس میں دنیا کے کئی مُمالِک سے مَدَنی قافلے شرکت کرتے ہیں۔بلا شُبہ یہ مسلمانوں کا حج کے بعد سب سے بڑا اجتماع ہوتا ہے۔صَحرائے مدینہ مدینۃُ الاولیاء ملتان اور صحرائے مدینہ باب المدینہ کراچی کا کثیر رقبہ دعوتِ اسلامی کی مِلکیَّت ہے۔

﴿11﴾ اسلامی بہنوں میں مَدَنی اِنقلاب: اسلامی بہنوں کے بھی شَرْعی پردہ کے ساتھ مُتَعَدَّد مقامات پر ہفتہ وار اجتماعات ہوتے ہیں۔لاتعداد بے عمل اسلامی بہنیں باعمل،نمازی اور مَدَنی بُرقعوں کی پابند ہوچکی ہیں۔دُنیا کے مختلف مُمالِک میں اکثر گھروں کے اندران کے تقریباً روزانہ ہزاروں مدارِس بنام مدرَسَۃُ المدینہ (برائے بالِغات) بھی لگائے جاتے ہیں،ایک اندازے کے مطابق فقط باب المدینہ (کراچی) میں

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر سو مرتبہ دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

اسلامی بہنوں کے 1317 مدرسے تقریباً روزانہ لگتے ہیں جن میں 12017 اسلامی بہنیں قرآن پاک، نماز اور سُنّتوں کی مُفت تعلیم پاتیں اور دعائیں یاد کرتی ہیں۔

12 **مدنی انعامات:** اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں اور طلباء کو فرائض وواجِبات، سُنَن ومُستَحَبّات اور اخلاقیات کا پابند بنانے اور مہلِکات (گناہوں) سے بچنے کے لیے مدنی انعامات کی صورت میں ایک نظام عمل دیا گیا ہے۔ بے شمار اسلامی بھائی ،اسلامی بہنیں اور طلباء مدنی انعامات کے مطابق عمل کر کے روزانہ سونے سے قبل ''فکرِ مدینہ'' یعنی اپنے اعمال کا جائزہ لے کر کارڈ یا پاکٹ سائز رسالے میں دیئے گئے خانے پُر کرتے ہیں۔

13 **مَدَنی مذاکَرات:** بسا اوقات مدنی مذاکرات کے اجتماعات کا انعقاد بھی ہوتا ہے جس میں عقائد واعمال، شریعت وطریقت، تاریخ وسیرت، طِبابت وروحانیت وغیرہ مختلف موضوعات پر پوچھے گئے سُوالات کے جوابات دیئے جاتے ہیں۔ (یہ جوابات خود امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ دیتے ہیں۔ مجلس مکتبۃ المدینہ)

14 **رُوحانی علاج اور اِستخارہ:** دکھیارے مسلمانوں کا تعویذات کے ذریعے فی سبیل اللہ عِلاج کیا جاتا ہے نیز استخارہ کرنے کا سلسلہ بھی ہے۔ ماہانہ کم وبیش ڈیڑھ لاکھ مسلمان اس سے مُستَفِیض ہوتے ہیں۔

15 **حُجّاج کی تربیت:** حج کے مَوسِمِ بہار میں حاجی کیمپوں میں مُبلِّغینِ

دعوتِ اسلامی حاجیوں کی تربیت کرتے ہیں۔حج وزیاراتِ مدینہ ٔ منورہ میں رہنمائی کے لیے مدینے کے مسافروں کو حج کی کتابیں بھی مفت پیش کی جاتی ہیں۔

﴿16﴾ **تعلیمی ادارے:** تعلیمی اداروں مثلاً دینی مدارس، اسکولز، کالجز اور یونیورسٹیز کے اساتذہ وطلباء کو میٹھے میٹھے آقا مدینے والے مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی سُنّتوں سے روشناس کروانے کے لیے بھی مدنی کام ہورہا ہے۔بے شمار طلباء سُنّتوں بھرے اجتماعات میں شرکت کرتے ہیں نیز مدنی قافلوں کے مسافر بھی بنتے رہتے ہیں، الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ متعدد دنیوی علوم کے دلدادہ بے عمل طلبا، نمازی اور سُنّتوں کے عادی ہوگئے۔چھٹیوں میں دینی تربیت کے لیے ''فیضانِ قرآن و حدیث کورس'' کی بھی ترکیب کی جاتی ہے۔

﴿17﴾ **جامعۃُ المدینہ:** کثیر جامعات بنام ''جامعۃ المدینہ'' قائم ہیں ان کے ذریعے لاتعداد اسلامی بھائیوں کو (حسبِ ضرورت قیام وطعام کی سہولتوں کے ساتھ) ''درسِ نظامی'' (عالم کورس) اور اسلامی بہنوں کو''عالمہ کورس'' کی مفت تعلیم دی جاتی ہے۔اہلسنّت کے مدارس کے مُلک گیر ادارہ تنظیم المدارس (پاکستان) کی جانب سے لئے جانے والے امتحانات میں برسوں سے تقریباً ہر سال ''دعوتِ اسلامی'' کے جامعات کے طلباء اور طالبات پاکستان میں نمایاں کامیابی حاصل کر کے بسااوقات اول، دوم اور سوم پوزیشن حاصل کرتے ہیں۔

﴿18﴾ **مدرسۃُ المدینہ:** اندرون وبیرونِ مُلک حفظ وناظرہ کے لاتعداد مدارِس

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر سو مرتبہ دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

بنام ''مدرسۃ المدینہ'' قائم ہیں۔ پاکستان میں تادمِ تحریر کم و بیش 42,000 (بیالیس ہزار) مَدَنی مُنّے اور مَدَنی مُنّیوں کو حفظ و ناظِرہ کی مفت تعلیم دی جارہی ہے۔

19 **مدرَسۃُ المدینہ (بالغان)**: اسی طرح مختلف مساجد وغیرہ میں عُموماً بعد نمازِ عشاء ہزار ہا مدرسۃ المدینہ کی ترکیب ہوتی ہے جن میں اسلامی بھائی صحیح مخارج سے حروف کی درست ادائیگی کے ساتھ قرانِ کریم سیکھتے اور دعائیں یاد کرتے، نمازیں وغیرہ درست کرتے اور سُنّتوں کی تعلیم مفت حاصل کرتے ہیں۔

20 **شفاخانے**: محدود پیمانے پر شِفا خانے بھی قائم ہیں جہاں بیمار طلباء اور مدنی عملہ کا مفت عِلاج کیا جاتا ہے ضرورتاً داخل بھی کرتے ہیں نیز حسب ضرورت بڑے اسپتالوں کے ذریعے بھی علاج کی ترکیب بنائی جاتی ہے۔

21 **تَخَصُّص فی الفِقْہ**: یعنی ''مفتی کورس'' کا بھی سلسلہ ہے جس میں مُتَعَدَّد عُلَمائے کرام اِفتاء کی تربیت پا رہے ہیں۔

22 **شریعت کورس**: ضروریاتِ دین سے رُوشناس کروانے کیلئے اپنی نَوعیّت کا مُنفرِد ''شریعت کورس'' بھی شروع کیا گیا ہے جس میں تمام شُعبہ ہائے زندگی سے تعلُّق رکھنے والے اسلامی بھائی شرکت کرتے ہیں۔ اسلامی بہنوں میں بھی یہ کورس جاری ہے۔ اِس کیلئے دعوتِ اسلامی کی ''مجلس تحقیقاتِ شَرعیہ'' کے مُبلِّغین عُلَماء کرام کَثَّرَھُمُ اللہُ تعالیٰ نے باقاعدہ ایک ضَخِیم کتاب بنام ''نِصابِ شَرِیعت (حصہ اول)'' مُرتّب فرمائی ہے جو کہ مکتبۃ

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُود پاک نہ پڑھے۔

المدینہ کی تمام شاخوں سے ھدِیَّۃً طَلَب کی جاسکتی ہے۔

23 مجلسِ تحقیقاتِ شرعیّہ: مسلمانوں کو پیش آمدہ جدید مسائل کے حل کے لئے مجلسِ تحقیقاتِ شرعیّہ مصروفِ عمل ہے جو کہ دعوتِ اسلامی کے مُبلّغین علماء ومفتیانِ کرام پر مُشتَمِل ہے۔

24 دارُالافتاء اہلِ سُنّت: مسلمانوں کے شرعی مسائل کے حل کے لیے مُتعَدّد ''دارُالاِفتاء'' قائم کیے گئے ہیں جہاں دعوتِ اسلامی کے مُبلّغین مفتیانِ کرام ،بالمشافہ،تحریری اور مکتوبات کے ذریعے شرعی مسائل کا حل پیش کررہے ہیں۔ اکثر فتاوی کمپیوٹر پر کمپوز کر کے دیئے جاتے ہیں۔

25 انٹر نیٹ: انٹرنیٹ کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** کے ذریعے دنیا بھر میں اسلام کا پیغام عام کیا جارہاہے۔

26 آن لائن دارُالافتاء اہلِ سُنّت: دعوتِ اسلامی کی **website** میں دارُالافتاء اہلِ سُنّت پر دُنیا بھر کے مسلمانوں کی طرف سے پوچھے جانے والے مسائل کا حل بتایا جاتا،کفّار کے اسلام پر اعتراضات کے جوابات دیئے جاتے اور اِن کو اسلام کی دعوت پیش کی جاتی ہے۔

27,28 مکتبۃ المدینہ اور المدینۃُ العلمیّۃ: ان دونوں اداروں کے ذریعے سرکارِ اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر عُلمائے اہلسنت کی کتابیں زیورِ طبع سے آراستہ ہو کر لاکھوں لاکھ کی تعداد میں عوام کے ہاتھوں میں پہنچ کر سنتوں کے پھول کھلا رہی

ہیں۔ الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی نے اپنا پریس (Press) بھی قائم کرلیا ہے۔ نیز سُنّتوں بھرے بیانات اور مدنی مذاکرات کی لاکھوں کیسٹیں بھی دنیا بھر میں پہنچیں اور پہنچ رہی ہیں۔

29 مجلسِ تفتیشِ کُتُب ورسائل: غیرمحتاط کُتب چھاپنے کے سبب اُمّتِ مُسلِمہ میں پھیلنے والی گمراہی اور ہونے والے گناہِ جارِیَہ کے سدِّ باب کے لیے ''مجلسِ تفتیشِ کُتُب ورسائل'' قائم ہے جو مُصَنِّفِین ومُؤَلِّفِین کی کُتُب کو عقائد، کفریات، اخلاقیات، عربی عبارات اور فقہی مسائل کے حوالے سے ملاحظہ کر کے سند جاری کرتی ہے۔

30 مختلف کورسز: مُبَلِّغین کی تربیت کے لیے مختلف کورسز کا اہتمام کیا جاتا ہے مثلاً 41 دن کا مدنی قافلہ کورس، 63 دن کا تربیتی کورس، گونگے بہروں کے لیے 30 دن کا مدنی تربیتی کورس، امامت کورس اور مُدرِّس کورس وغیرہم۔

31 ایصالِ ثواب: اپنے مرحوم عزیزوں کے نام ڈلوا کر فیضانِ سنت، نماز کے احکام اور دیگر چھوٹی بڑی کتابیں تقسیم کرنے کے خواہش مند اسلامی بھائی مکتبۃ المدینہ سے رابطہ کرتے ہیں۔

32 مکتبۃ المدینہ کے بستے: شادی بیاہ و دیگر خوشی وغمی کے مواقع پر اہلِ خانہ کی طرف سے مفت کتابیں بانٹنے کیلئے مکتبۃ المدینہ کے بستہ (اسٹال) لگائے

جاتے ہیں یہ خدمت مکتبہ کا مدنی عملہ خود پیش کرتا ہے آپ صرف رابطہ فرمائیں۔

﴿33﴾ **مجلس تراجم**: مکتبۃ المدینہ سے شائع ہونے والے مختلف رسالوں کے مختلف زبانوں میں تراجم کر کے اسے دنیا کے کئی ممالک میں بھیجنے کی ترکیب کی جاتی ہے۔

﴿34﴾ **بیرونِ ملک اجتماعات**: دنیا کے کئی ممالک میں دو، دو دن کے سنتوں بھرے اجتماعات کا انعقاد کیا جاتا ہے جہاں ہزاروں مقامی اسلامی بھائی شرکت کرتے ہیں نیز ان اجتماعات کی برکت سے وقتاً فوقتاً غیر مسلم، مسلمان ہو جاتے ہیں پھر ان اجتماعات سے ہاتھوں ہاتھ مدنی قافلے راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر اختیار کرتے ہیں۔

﴿35﴾ **تربیتی اجتماعات**: ملک و بیرونِ ملک میں ذمہ داران کے دو/تین دن کے تربیتی اجتماعات منعقد کیے جاتے ہیں جن میں ہزاروں ذمہ داران شرکت کر کے مدنی کام کو مزید بہتر انداز میں کرنے کا عزم کر کے لوٹتے ہیں۔

دعوتِ اسلامی کی قیّوم سارے جہاں میں مچ جائے دُھوم
اِس پہ فِدا ہو بچّہ بچّہ یا اللہ میری جھولی بھر دے

از: امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جنّت میں آقا صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پڑوس کی بشارت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اسلامی بھائیوں اور اسلامی

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) جس نے مجھ پر سو مرتبہ دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

بہنوں کو مُفت درسِ نظامی (عالم کورس) کروانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام مُتَعَدَّد جامِعات بنام جامِعۃُ المدینہ قائم ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ۱۴۲۷ھ میں دعوتِ اسلامی کے ان جامِعاتُ المدینہ (بابُ المدینہ کراچی) کے تقریباً 160 طلبہ نے ہاتھوں ہاتھ 12 ماہ کیلئے راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر اختیار کیا۔ اِبتِداءً مَدَنی قافِلہ کورس کروانے کی ترکیب بنی، اِس دَوران طَلَبہ کے جذبۂ خدمتِ اسلام کو مزید مدینے کے ۱۲ چاند لگ گئے اور ان میں سے تقریباً 77 طَلَبہ نے عُمر بھر کیلئے اپنے آپ کو مَدَنی قافِلوں کیلئے پیش کر دیا! اس عظیم قربانی پر حوصلہ اَفزائی کی بڑی زبردست صورت بنی اور وہ یہ کہ خواب میں سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، باِذنِ پَروَردگار دو عالَم کے مالِک ومُختار، شَہَنشاہِ اَبرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے دیدار سے ایک عاشِقِ رسول کی آنکھیں ٹھنڈی ہوئیں، لبہائے مبارَکہ کو جُنبِش ہوئی، رَحمت کے پھول جَھڑنے لگے اور اَلفاظ کچھ یوں ترتیب پائے: جس جس نے اپنے آپ کو عمر بھر کیلئے پیش کر دیا ہے میں ان کو جنّت کے اندر اپنے ساتھ رکھوں گا۔ خواب دیکھنے والے عاشِقِ رسول کے دل میں حسرت ہوئی کہ کاش! صد کروڑ کاش! مجھے بھی ان خوش نصیبوں میں شامِل کر لیا جاتا۔ **اللہ** کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے میرے دل کی بات جان لی اور فرمایا، "اگر تم بھی ان میں شامل

ہونا چاہتے ہو تو اپنے آپ کو عمر بھر کیلئے پیش کردو۔"

سرِ عرش پر ہے تری گزر، دلِ فرش پر ہے تری نظر
مَلکوت و مُلک میں کوئی شے، نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

(حدائقِ بخشش)

خوش نصیب عاشِقانِ رسول کو بِشارتِ عُظمٰی مبارَک ہو! اَللّٰہُ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت پر نظر رکھتے ہوئے قَوی امّید ہے کہ جن بَخْتوَروں کیلئے یہ مَدَنی خواب دیکھا گیا ہے اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُن کا خاتمہ ایمان پر ہوگا اور وہ مَدَنی آقا صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کے طُفَیل جنّتُ الفردوس میں آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کا پڑوس پائیں گے۔ تاہم یہ یاد رہے! کہ اُمّتی جو خواب دیکھے وہ شرعاً حُجّت نہیں ہوتا خواب کی بِشارت کی بنیاد پر کسی کو قَطعی جنّتی نہیں کہا جاسکتا۔ (فیضانِ سنّت ص ۸۶۵)

اِذْن سے تیرے سرِ حَشر کہیں کاش! حُضُور
ساتھ عطّار کو جنّت میں رکھوں گا یا ربّ عزّوجل

(ارمغانِ مدینہ از امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ)

12 ماہ کا سفر کرنے والے طالبِ علم پر کرم

اب ایک ایسے طالبِ علم کی "مدنی بہار" ملاحظہ فرمایئے جو کہ اولاً مدنی قافلوں میں سفر کرنے سے کتراتے تھے مگر جب 12 ماہ کیلئے مدنی قافلے کے مسافر بنے تو ان کے

دِل کی دُنیا ہی بدل گئی ان کی تحریر کا خلاصہ پیش خدمت ہے:

الحمد للہ عَزَّوَجَلَّ میں جامعۃُ المدینہ کا طالب علم ہوں، ۲۹ شوال المکرّم ۱۴۲۶ھ بروز جُمُعَۃُ المبارک بمطابق 2 دسمبر 2005ء کو 12 ماہ کے مدنی قافلے کا مسافر بنا میرے 12 ماہ کیلئے مدنی قافلے کے مسافر بننے کا قِصّہ بھی بڑا عجیب ہے، بد قسمتی سے میں وہ طالب علم تھا کہ جب مدنی قافلے کا سُنتا دل اُچاٹ سا ہونے لگتا، گھر جانے کے بہانے بناتا اور آخِر کار کسی طرح بھی گھر جانے میں کامیاب ہو جاتا لیکن میرے مرشد، شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کی خواہش تھی ”میں چاہتا ہوں کہ ہر مدنی اسلامی بھائی (دعوتِ اسلامی کے جامعۃ المدینہ سے جو اسلامی بھائی درسِ نظامی کا کورس مکمل کر لے اُسے ”مدنی“ کہا جاتا ہے) یکمشت 12 ماہ کا سفر ضرور اختیار کرے“ اِتفاق سے جب دَرَجہ سادِسہ میں پہنچا تو قسمت انگڑائی لے کر جاگ اُٹھی ۔ ہوا یوں کہ امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کی بارگاہ میں دَرَجہ سادِسہ کی حاضری ہوئی ، امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کی ترغیب پر ہاتھوں ہاتھ کئی اسلامی بھائیوں نے اپنے آپ کو 12 ماہ کے مدنی قافلے کیلئے پیش کر دیا الحمد للہ عزوجل میں بھی ان خوش نصیبوں میں شامل تھا۔

اَوّلاً بابُ الاسلام (سندھ) کے شہر ”نواب شاہ“ میں مدنی قافلہ کورس کرنے کی سعادت حاصل ہوئی پھر مختلف شہروں میں مدنی قافلوں میں سفر کا سلسلہ جاری رہا اِسی دوران ”معلم مدنی قافلہ کورس“ کرنے اور اس کے بعد مدنی قافلہ کورس اور تربیتی کورس

کروانے کی بھی سعادت پانے میں بھی کامیابی نصیب ہوئی۔ میں نے سُن رکھا تھا کہ مدنی قافلے میں سفر کے دوران اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں کی جانے والی دعائیں بہت جلد قبول ہوتی ہیں۔ چونکہ میرے والد صاحب تقریباً 11 سال سے ایک عارضے میں مبتلا تھے ، کئی بار طبیعت اتنی بگڑ جاتی کہ سب گھر والے والد صاحب کی زندگی سے مایوس ہوجاتے ، مدنی قافلے کے دوران میں نے اللہ ربُّ العزت عَزَّوَجَلَّ کی رحمت پر قوی اُمید رکھتے ہوئے مدنی قافلے کی برکتوں سے والد صاحب کیلئے بکثرت دعا کرنا شروع کی۔

ایک دن گھر فون کر کے والد صاحب کی طبیعت کے بارے میں اِستِفسار کیا تو پتہ چلا کہ طبیعت پہلے سے بہتر ہورہی ہے، سفر جاری تھا، میرے والد صاحب جو کہ طبیعت کی خرابی کے باعث بعض اوقات بول و براز بھی بستر ہی پر کر دیا کرتے تھے، طویل علالت نیز 80 سال کے بڑھاپے کے باوجود مدنی قافلے میں مانگی جانے والی دعاؤں کے طفیل نہ صرف صحت یاب ہوگئے بلکہ خود کھیتوں میں جا کر کام بھی کرنے لگے۔

مجھے خود بھی خارِش کا ایسا عارِضہ تھا کہ نہاتا، پسینہ آتا یا کوئی ہلکی سی چَپت لگا تا تو ایسی بے چینی ہوتی کہ بعض اوقات گھنٹوں بے چین رہتا، 6 سال تک علاج کرایا مگر اِفاقہ نہ ہوا، الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ مدنی قافلہ میں مانگی گئی دعاؤں کے طفیل میرا یہ عارِضہ بھی جاتا رہا۔

اب میرا یہ مدنی ذہن ہے کہ جب تک زندہ رہوں مدنی قافلوں میں سفر کرتا رہوں، ''چل مدینہ'' کی سعادت پاؤں اور بالآخر زیرِ گنبدِ خضرا ی جلوۂ محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ

والہ وسلم میں موت اور جنّت البقیع میں مدفن پاؤں۔

باپ بیمار ہو، سخت بیزار ہو پائے گا صحتیں قافلے میں چلو اولیاء کا کرم، خوب لوٹیں گے ہم آؤ مل کر چلیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرت معاذ بن جَبَل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یمن روانگی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دینِ اِسلام کے مدنی پیغام کو ساری دنیا میں پھیلانے کیلئے ہمارے اکابرین نے کیا کیا قربانیاں دیں اسکی اِک حسین جھلک ملاحظہ فرمائیے:

چنانچہ حضرت سَیِّدُ نامُعاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ''جب محبوبِ ربّ، شاہِ عرب عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اِنہیں یمن کی طرف بھیجا تو بنفسِ نفیس رُخصت کرنے کے لئے خود تشریف لائے اور اِس شان کے ساتھ نصیحت فرمانے لگے کہ میں (معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سوار اور سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پیدل چل رہے تھے''۔ جب نصیحتیں کر کے فارغ ہوئے فرمایا: ''اے مُعاذ! (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ممکن ہے کہ تم اِس سال کے بعد مجھ سے نہ ملو۔ شاید تم میری مسجد اور میری قبر پر گزرو۔

حضرت سَیِّدُ نامُعاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ سُن کر مدینے کے تاجور، شاہِ بحر و بر، رسولِ انور، محبوبِ ربِّ اکبر عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ہجر کی خبر سُن کر بہت

روئے پھر رسولوں کے افسر، نبیوں کے سرور، محبوبِ داور عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم واپس ہوئے اور اپنا چہرۂ مبارک مدینۂ منوّرہ کی طرف کرکے فرمایا: ''لوگوں میں مجھ سے قریب تر لوگ پرہیزگار ہیں چاہے وہ کہیں بھی ہوں۔''

(مشکوٰۃ المصابیح کتاب الرقاق الفصل الثالث ص ٤٤٥)

5 غیبی خبریں

مُفسّرِ شہیر، حکیم الامّت حضرتِ علّامہ مولانا مُفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ المنّان ''مِراٰۃ شرحِ مشکوٰۃ'' میں اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: ''حضرت سیِّدُنا مُعاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یَمَن کا حاکم بنا کر بھیجا تو مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم حسبِ معمول ''ثنیۃ الوداع'' کے مقام تک تشریف لے گئے۔'' فرماتے ہیں کہ: ''حضرتِ سیِّدُنا مُعاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بحکمِ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم سوار تھے۔ سُنّت یہی ہے کہ جس کو وداع کرو اُس کو کچھ دُور پہنچانے کے لئے ساتھ پیدل جاؤ۔'' فرماتے ہیں اِس فرمانِ عالیشان کہ: ''تم میری قبر پر آؤ گے جو اِسی مسجد میں ہوگی'' میں **5 غیبی خبریں** ہیں (1) عنقریب ہم وفات پاجائیں گے (2) ہماری وفات مدینۂ منوّرہ میں ہوگی (3) ہماری قبرِ انور مسجدِ نبوی شریف (علیٰ صاحِبِہَا الصلوٰۃ والسلام) میں ہوگی (4) (حضرت سیِّدُنا) معاذ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) میری زندگی میں نہیں بعد میں وفات پائیں گے (5) (حضرت سیِّدُنا) معاذ (رضی اللہ

تعالیٰ عنہ) **میری قبر کی زیارت کرنے آئیں گے۔**" (مراۃ شرح مشکوٰۃ ج۷ ص ۵۵ ملخصاً)

اور کوئی غیب کیا تُم سے نِہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود
(حدائقِ بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُ نا معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے وہ کتنی جاں سوز گھڑیاں ہوں گی کہ جب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سُلطانِ زمن، نانائے حُسین وحَسن صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم و رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حکم پر راہِ خدا عزّوجلّ میں مُلکِ یمن کا سفر کرنے کی سعادت حاصل کی۔ اِس سعادت کو پانے کے لئے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کتنی بڑی قربانی دی کہ اپنا گھر بار تو چھوڑا ہی ساتھ ہی دیارِ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم یعنی مدینہ اور کائنات کی سب سے اچھی صحبت یعنی صحبتِ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بھی قُربانی دی اور روتے ہوئے راہِ خدا عزّوجلّ کے مُسافر بنے۔

پئے نیکی کی دعوت تو جہاں رکھے مگر اے کاش!
میں خوابوں میں پہنچتا ہی رہوں اکثر مدینے میں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

انبیاء علیھم السلام کی قربانیاں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! انبیاءِ کرام وصحابہ واولیاءِ عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام و رضی اللہ عنہم نے دینِ اسلام کی خاطر فقط اللہ تبارک وتعالیٰ کی رِضا وخوشنودی کیلئے دشوار گزار سفر کیے، تکلیفیں جھیلیں، باطِل کا ڈٹ کر مقابلہ کیا، ہجرتیں کیں، زِندگیاں **وقف** کیں اوراپنی مقدس جانوں کا نذرانہ پیش کیا چنانچہ:

حضرتِ سیدنا ابوعُبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم! قیامت کے دن کن لوگوں کو سب سے زیادہ عذاب ہوگا؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا، جس نے نبی کو قتل کیا یا نیکی کا حکم دینے والے اور بُرائی سے روکنے والے کو قتل کیا پھر رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے اس آیت کی تلاوت فرمائی: پ۳ سورۃ ال عمران آیت ۲۱

اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْفُرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ وَیَقْتُلُوْنَ النَّبِیّٖنَ بِغَیْرِ حَقٍّ وَّ یَقْتُلُوْنَ الَّذِیْنَ یَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ ۙ فَبَشِّرْھُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ۝

ترجمۂ کنزالایمان: وہ جو اللہ کی آیتوں سے منکِر ہوتے اور پیغمبروں کو ناحق شہید کرتے اور انصاف کا حکم کرنے والوں کو قتل کرتے ہیں انہیں خوشخبری دو دردناک عذاب کی۔

پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا اے ابوعُبیدہ! (رضی اللہ عنہ)

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس نے مجھ پر سو مرتبہ دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

بنی اسرائیل نے صبح کے اوّل وقت میں ۴۳ نبیوں کو شہید کر دیا، بنی اسرائیل کے ۱۱۲ عبادت گزار علماء کھڑے ہوئے انہوں نے ان کو نیکی کا حکم دیا اور بُرائی سے روکا تو بنی اسرائیل نے اس دن کے آخری حصہ میں ان سب کو بھی شہید کر دیا۔

(جامع البیان ج ۳ ص ۱۴۵)

ہجرت سنتِ انبیاء (علیہم الصلوٰۃ والسلام) ہے

اللہ ربُّ السمٰوٰت والارض اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے پ ۵، سورۃ النسآء ۱۰۰:

وَمَنْ یُّھَاجِرْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ یَجِدْ فِی الْاَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِیْرًا وَّسَعَةً ط وَمَنْ یَّخْرُجْ مِنْ بَیْتِهٖ مُھَاجِرًا اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ یُدْ رِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰہِ ط وَكَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ع

ترجمۂ کنزالایمان: ''اور جو اللہ کی راہ میں گھر بار چھوڑ کر نکلے گا وہ زمین میں بہت جگہ اور گنجائش پائے گا اور جو اپنے گھر سے نکلا اللہ و رسول کی طرف ہجرت کرتا پھر اُسے موت نے آلیا تو اس کا ثواب اللہ کے ذمہ پر ہو گیا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے''۔

مفسرِ قرآن، خلیفۂ اعلیٰ حضرت صدر الافاضل مفتی حافظ سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی اس آیتِ کریمہ کا شانِ نزول تفسیر ''خزائن العرفان'' میں یوں

فرماتے ہیں: اِس سے پہلی آیت جب نازل ہوئی تو حضرتِ سیدنا جندع بن ضمیرہ لیسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کو سُنا یہ بہت بوڑھے شخص تھے، کہنے لگے کہ میں مستثنیٰ لوگوں میں تو ہوں نہیں کیونکہ میرے پاس اتنا مال ہے کہ جس سے میں مدینہ طیبہ ہجرت کر کے پہنچ سکتا ہوں، خدا (عزوجل) کی قسم مکہ مکرمہ میں اب ایک رات نہ ٹھہروں گا مجھے لے چلو چنانچہ اِن کو چارپائی پر لے کے چلے "مقام تنعیم" میں آکر اِن کا اِنتقال ہو گیا آخر وقت انہوں نے اپنا داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا اور کہا یارب (عزوجل) یہ تیرا اور یہ تیرے رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) کا میں اِس پر بیعت کرتا ہوں جس پر تیرے رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) نے بیعت کی یہ خبر پا کر صحابہ کرام (علیہم الرضوان) نے فرمایا کاش! وہ مدینہ پہنچتے تو اِن کا اجر کتنا بڑا ہوتا اور مشرک ہنسے اور کہنے لگے کہ جس مطلب کے لئے نکلے تھے وہ نہ ملا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

مفسرِ شہیر، حکیم الامت حضرتِ علامہ مولانا مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اپنی مشہور و معروف تفسیر، تفسیرِ نعیمی جلد ۵، ص ۳۸۷، ۳۸۸ میں اس آیت کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: (۱) اللہ عزوجل کی راہ میں ہجرت بہت اعلیٰ عبادت ہے۔ رب تعالیٰ نے اِس پر بڑے اجر و ثواب کا وعدہ فرمایا ہے دیکھو ہمارا اسلامی سن ہجری کہلاتا ہے کہ یہ سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ہجرت شریف کی یادگار ہے قریباً سارے انبیاءِ کرام (علیہم الصلوٰۃ والسلام) نے ہجرت فرمائی ہے، ہجرت سنتِ انبیاء (علیہم الصلوٰۃ والسلام) ہے۔ (۲) اللہ

تعالیٰ کے سارے وعدے سچے ہیں دیکھو اُس نے مہاجِرین سے وعدہ فرمایا کہ تم کو بہت زمین دی جائے گی اور فراخی رزق عطا ہوگی یہ وعدہ جس شان سے پورا ہوا اس پر تاریخ گواہ ہے کہ مسلمان مکہ ٔمعظّمہ سے کس حالت میں مدینہ ٔمنورہ آئے اور پھر یہاں آکر کس شان و شوکت کے مالک ہوئے۔ (۳) ہجرت وہی قبول ہے جو رِضائے الٰہی (عزوجل) کے لئے ہو۔ بیوی، زمین، پیسہ کمانے کی نیت سے ترکِ وطن اسلامی ہجرت نہیں اور نہ یہ شخص مُہاجِر ہے۔ (۴) مسلمان مسافر تو بنتا ہے اپنی بستی سے نکل کر مگر مُہاجِر بن جاتا ہے اپنے دروازے کی چوکھٹ سے قدم نکال کر۔ یہ ربّ تعالیٰ کی بندہ نوازی ہے۔ (۵) ہجرت اسلامی عبادت ہے مگر اِس میں اللہ ورسول (عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) کو راضی کرنے کی ہدایت کی گئی لہٰذا نماز، روزہ، حج وزکوٰۃ بلکہ ایمان واسلام وجہاد ہر عبادت میں اللہ ورسول (عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) کو راضی کرنے کی نیت کرنی چاہئے۔

(تفسیرِ نعیمی جلد۵، ص ۳۸۷، ۳۸۸)

گناھوں سے بچنے کیلئے ھِجرت کرنے والا جنّتی ھے

فقیہ ابواللیث سمرقندی علیہ رحمۃ اللہ الغنی "تنبیہ الغافلین" میں فرماتے ہیں:-

حضرت سیدنا حسن بصری علیہ رحمۃ اللہ القوی مدینے کے تاجدار، سرکارِ ابد قرار، دوجہاں کے مالک ومختار، بعطائے پروردگار عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جس شخص نے اپنے دین کی حِفاظت کی غرض سے ایک علاقہ سے دُوسرے علاقہ

ہجرت کی خواہ ایک بالشت ہی سفر کیا ہو تو اُس نے جنّت اپنے لئے لازم کر لی اور وہ حضرتِ سیدُنا ابراہیم خلیل اللہ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام اور ہمارے میٹھے مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ساتھ ہوگا کیونکہ حضرت سیدُنا ابراہیم علیہ السلام نے بھی عراق سے شام کی طرف ہجرت کی تھی جیسا کہ قرآنِ مجید میں اللہ عزوجل کا فرمانِ عالیشان ہے:- پ۲۰، العنکبوت آیت ۲۶

وَقَالَ اِنِّیْ مُهَاجِرٌ اِلٰی رَبِّیْ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ○

ترجمۂ کنزالایمان: ''اور ابراہیم نے کہا، میں اپنے رب کی طرف ہجرت کرتا ہوں بیشک وہی عزت و حکمت والا ہے''۔

اللہ عزوجل کا فرمانِ عالیشان ہے:- پ۲۳، الصّٰفّٰت ۹۹

اِنِّیْ ذَاهِبٌ اِلٰی رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ○

ترجمۂ کنزالایمان: ''میں اپنے رب کی طرف جانے والا ہوں اب وہ مجھے راہ دے گا''۔

(یعنی اپنے ربّ عزوجل کی اِطاعت اور رِضا کی طرف جانے والا ہوں۔)

(تنبیہ الغافلین، حصہ اول، ص۱۴۲)

گناہوں کی جگہ سے ہِجرت کرنے والا سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا پڑوسی بنے گا

فقیہ ابو اللیث سمرقندی علیہ رحمۃ اللہ الغنی ''تنبیہ الغافلین'' میں مزید فرماتے ہیں کہ سرکارِ نامدار، مَدَنی تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت فرمائی تھی تو جو شخص ایسی جگہ میں ہو جہاں گناہ ہوتے ہیں اور وہاں سے اللہ

تعالیٰ کی رِضا کے لئے نکل آیا تو اُس نے حضرتِ سیدُ نا ابراھیم خلیل اللہ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضور شہنشاہِ مدینہ، سرورِ سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کی سُنت پر عمل کیا لہٰذا جنّت میں ان مُقتدر (مُق ۔تَ ۔دِر) یعنی معزّز ہستیوں کا پڑوس نصیب ہوگا۔

(تنبیہ الغافلین ، حصہ اول ، ص ۱۴۲)

پڑوسی خُلد میں عطارؔ کو اپنا بنا لیجے
جہاں ہیں اتنے اِحساں اور اِحساں یارسول اللہ

آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کی قربانیاں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! راہِ خدا عزوجل میں ہمارے آقائے مہربان، رحمتِ عالمیان، مکی مدنی سلطان، رسولِ ذیشان، محبوبِ رحمان عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے جو قربانیاں دیں اُس سے کون واقف نہیں، اعلانِ رسالت ہوتے ہی کفارِ ناہنجار کی طرف سے جور و جفا کی آندھیاں چلنے لگیں اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑے جانے لگے۔ آہ! آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم پر طرح طرح کے الزامات عائد کئے گئے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کو معاذ اللہ عزوجل جھوٹا، کاہن، جادوگر کہا گیا، سماجی قطع تعلق (سوشل بائیکاٹ) کیا گیا، شعبِ ابی طالب کی گھاٹی میں محصور کیا گیا، راہ میں کانٹے بچھائے گئے، پتھروں کی بارش کی گئی، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم پر ایمان لانے والوں پر قاتلانہ حملے کئے گئے، ہجرتوں پر مجبور کیا

گیا، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے خانۂ کعبہ پر اشکبار نگاہ ڈالتے ہوئے مکۂ مکرمہ سے مدینۂ منورہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے حکم سے ہجرت فرمائی۔

مدینۂ منورہ پہنچنے پر بھی سکون سے نہ بیٹھنے دیا اور کفارِ بد اطوار کا غیظ وغضب اِس قدر بڑھا کہ یہ لوگ آقائے مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کے ساتھ ساتھ اہلِ مدینہ کی جان کے بھی دشمن ہوگئے اِن کی طرف سے جنگیں مسلط کردی گئیں اور یوں 27 غزوات اور 47 سرایا کا سلسلہ ہوا۔

وہ دینِ حق کے واسطے طائف میں زخم کھائیں
افسوس ہم پھنسے رہیں بس کاروبار میں
سرکار سنّتوں کا مُبلِّغ بنایئے
کرتا رہوں بیان سدا اَشکبار میں
تبلیغِ دین کیلئے دَردَر پھروں اے کاش!
طالِب ہوں ایسے وَلولے کا کِردگار میں

(مغیلانِ مدینہ از امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صحابہ علیہم الرضوان کی قربانیاں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صحابۂ کرام علیہم الرضوان نے بھی محبوبِ ربُّ الانام

عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کا مدنی پیغام سارے عالم میں پہنچانے کے لئے تن، من، دھن قربان کیۓ چنانچہ

10 سنِ ہجری حجۃ الوداع کے موقع پر کم وبیش 1 لاکھ 24 ہزار صحابۂ کرام علیہم الرضوان میدانِ عرفات میں جمع تھے، محسنِ انسانیت، تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، محبوبِ ربُّ العزت عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے جو جامع اور جلیلُ القدر خُطبہ اِرشاد فرمایا، اُس میں مختلف قسم کے حُقُوق اور فرائض کا تذکرہ فرمایا اور بار بار اِس بات کی تائید لی کہ کیا میں نے تم کو اللہ عزوجل کے احکامات پہنچا دیئے ہیں، پھر اِرشاد فرمایا جو حاضر ہیں اِن پر لازم ہے کہ جو یہاں موجود نہیں اُن تک میرے یہ پیغامات پہنچا دیں، یہ بھی فرمایا اللہ تعالیٰ اُس شخص پر رحم فرمائے، جس نے میری بات کو سُنا اور دوسروں تک پہنچایا، بسا اوقات وہ آدمی جو فِقہ کے کسی مسئلے کا جاننے والا ہے وہ خود فقیہ نہیں ہوتا اور بسا اوقات حاملِ فِقہ کسی ایسے شخص کو بات پہنچاتا ہے جو اِس سے زیادہ فقیہ ہوتا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حجۃ الوداع کے موقع پر کم وبیش 1 لاکھ 24 ہزار صحابۂ کرام علیہم الرضوان تھے اور اِس وقت مدینۂ منورہ زادھا اللّٰہ شرفاً و تعظیماً کے مشہور قبرستان جنّت البقیع میں ایک رِوایت کے مطابق تقریباً صرف 10 ہزار صحابۂ کرام علیہم الرضوان آرام فرما ہیں۔ ہر صحابی کو مدینۂ منورہ زادھا اللّٰہ شرفاً و تعظیماً سے پیار تھا مگر مدینے والے کا مدنی پیغام ساری دُنیا میں عام کرنے کے لئے یہ حضراتِ قُدسیہ ساری

دُنیا میں پھیل گئے۔

مدینے کا کچھ کام کرنا ہے سیِّد
مدینے سے اس لئے جا رہا ہوں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اولیاء رحمھم اللہ تعالیٰ کی قربانیاں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دینِ اسلام کی رُشد و ہدایت سے معمور روشن تعلیمات سے سارے عالم کو منور کرنے کے لئے اولیائے عظام علیہم الرضوان نے بھی خوب خوب قربانیاں دیں۔ اللہ اکبر! ولیوں کے سردار، ہمارے غوثِ اعظم دستگیر، روشن ضمیر، پیرانِ پیر شیخ ابو محمد سید عبد القادر جیلانی الحسنی والحسینی، شہبازِ لامکانی، قندیلِ نورانی غوثِ صمدانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبَّانِی نے صرف 17 سال کی عمر میں اپنی ضعیفہ و بیوہ ماں سے اجازت لے کر جیلان شریف سے بغدادِ مُعلّٰی کا سفر اختیار فرمایا۔ دورِ طالبِ علمی میں بھوک، فاقے اور گوشہ نشینی کی آزمائشوں پر صبر و اِستقامت کے ساتھ قائم رہ کر عظیم مقام پایا اور ساری زندگی دینِ اسلام کی اِشاعت اور نیکی کی دعوت کے لئے وقف فرمائی۔[1]

[1] سرکارِ غوثِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کی راہِ خدا عزوجل میں ریاضات و مُجاہدات کے بارے میں مفید معلومات حاصل کرنے کیلئے شیخِ طریقت ،امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کا رسالہ "سانپ نُما جن" مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے ہدیۃً حاصل کر کے مطالعہ فرمائیے۔

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا
اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا

(حدائقِ بخشش)

سلطانُ الہند، خواجہ غریب نواز معینُ الدین چشتی اجمیری علیہ رحمۃ اللہ القوی نے بھی اپنی ضعیفہ و بیوہ ماں سے حُقُوق معاف کروا کر اِجازت لے کر تقریباً صرف 16 سال کی عمر میں بُخارا، سمرقند، نیشاپور کا سفر اختیار کیا اور پھر مدینے کے تاجور، نبیوں کے سرور، حضورِ انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہِ منور میں مدینہ طیبہ حاضر ہوئے تو معینُ الدّین (دین کا مددگار) کا خِطاب عطا ہوا اور نیکی کی دعوت کی خاطر ہند کے شہر اجمیر جانے کا حکم ہوا۔ آپ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کی نیکی کی دعوت کی برکت سے بیشمار کفار حلقہ بگوشِ اسلام ہوئے۔ آپ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) نے ساری زندگی رسولِ ہاشمی، مکی مدنی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ارشاداتِ عالیہ کو عام کرنے کے لئے **وقف** فرمادی۔

یا خواجہ کرم کیجئے ہوں ظلمتیں کافور
باطِل نے بڑے زور سے سر اپنا اٹھایا

(از امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ)

دینِ اسلام کی تعلیمات کو عام کرنے کیلئے ہی حضور داتا گنج بخش علی ہجویری علیہ رحمۃ اللہ القوی نے شہرِ غزنی (افغانستان) کے محلے ہجویر سے سفر کیا اور مرکزُ الاولیاء لاہور

کو اپنے مسکن و مدفن کے لئے منتخب فرمایا۔ اسی طرح بیشمار اولیاءِ کبار رحمھم اللّٰہ الغفار نے عیش و آرام اور اپنا گھر بار چھوڑا، نت نئ مشقتیں جھیلیں، زندگیاں **وقف** کیں اور جانیں قربان کیں۔ **اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

امیرِ اہلسنت دامت برکاتھم العالیہ کی قربانیاں

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتھم العالیہ کی مبارک زندگی بھی احیاءِ سنت اور نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی پیاری اُمت کی اِصلاح کے لئے **وقف** ہے۔ آپ نے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کو باب المدینہ کراچی سے ۱۴۰۱ھ بمطابق 1981ء شروع کر کے (تادمِ تحریر) 66 ممالک تک پہنچا دیا۔ اصلاحِ امت کے عظیم و مقدس جذبے کے تحت کئی کتابوں کے ساتھ ساتھ شہرۂ آفاق، پاکستان میں سب سے زیادہ شائع ہونے والی، بیشمار سنتوں کا مجموعہ، ''فیضانِ سنت'' جیسی ضخیم و عظیم کتاب اور مختلف موضوعات پر پچاسیوں رسائل بھی لکھے۔ عقائد و اعمال کی اصلاح کیلئے سینکڑوں موضوعات پر بیانات اور شرعی، تنظیمی، تاریخی اور طبی وغیرہ معلومات سے معمور مدنی مذاکروں کا سلسلہ کیا۔ اس کے علاوہ امتِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خیر خواہی کے لئے آپ کی مقرر کردہ مجلسِ مکتوبات و تعویذاتِ عطاریہ کی جانب سے

ہزاروں مکتوبات اور لاکھوں تعویذات کا سلسلہ ماہانہ جاری رہتا ہے۔

شہا عطّار پر ہر آن رحمت کی نظر رکھنا
کرے دن رات بس سنت کی خدمت یا رسول اللہ

تحریری کام کی یکسوئی کیلئے آپ مہینوں وطن سے دور اپنے بال بچوں سے جدائی گوارہ کرتے اور تنہائی میں انجمن آرائی فرماتے ہیں۔ آپ نے اپنے بچوں کو بھی بچپن ہی سے دینِ اسلام کی اعلیٰ ترین تعلیمات سیکھنے اور سکھانے کیلئے **وقف** کیا ہوا ہے۔

آپ نے ۱۴۱۶ھ کو مرکز الاولیاء لاہور میں سنتوں کی ترویج و اشاعت کیلئے 12 ماہ دیئے۔ سنتوں کی عظیم خدمت کے مقدس جُرم کی وجہ سے اِسی سفر میں آپ پر 25 رجبُ المرجب کو قاتلانہ حملہ بھی ہوا نتیجتاً 2 مبلغینِ دعوتِ اسلامی محمد سجاد عطاری علیہ رحمۃ الباری اور الحاج محمد اُحد رضا عطاری علیہ رحمۃ الباری جامِ شہادت نوش کر گئے۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ نے اس واقعۂ ہائلہ (ہا۔اِ۔لَہ) یعنی ہولناک واقعہ کے بعد بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم میں چند اشعار بطورِ اِستغاثہ پیش کئے، اُن میں سے چند اشعار ملاحظہ فرمایئے اور امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے عشق ومحبتِ رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم، عزم وہمتِ احیاءِ سنتِ رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم کا اندازہ کیجئے:

اچانک دشمنوں نے کی چڑھائی یا رسول اللہ

اچانک دشمنوں نے کی چڑھائی یا رسول اللہ
شہید دو ہو گئے اسلامی بھائی یا رسول اللہ

مرا دشمن تو مجھ کو ختم کرنے آ ہی پہنچا تھا
میں قرباں تم نے میری جاں بچائی یا رسول اللہ

عدو جھک مارتا ہے خاک اڑاتا ہے تیرے قربان
مجھے اب تک نہ کوئی آنچ آئی یا رسول اللہ

شہیدِ دعوتِ اسلامی سجاد و اُحد آقا
رہیں جنت میں یکجا دونوں بھائی یا رسول اللہ

نہیں سرکار ذاتی دشمنی میری کسی سے بھی
ہے میری نفس و شیطان سے لڑائی یا رسول اللہ

حقوق اپنے کیے ہیں درگزر دشمن کو بھی سارے
اگر چہ مجھ پہ ہو گولی چلائی یا رسول اللہ

تمنا ہے میرے دشمن کریں توبہ عطا کر دو
انہیں دونوں جہاں کی تم بھلائی یا رسول اللہ

یہی ہے جُرم میرا سُنتوں کا ادنیٰ خادم ہوں
ہے میں نے سُنتوں سے لو لگائی یا رسول اللہ

اگر چہ جان جائے خدمتِ سنت نہ چھوڑوں گا
شہا کرتے رہیں مشکل کشائی یا رسول اللہ

تمنا ہے تیرے عطار کی یوں دھوم مچ جائے
مدینے میں شہادت اس نے پائی یا رسول اللہ

(ارمغانِ مدینہ از امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْبِ   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مسلمانوں کی خستہ حالی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج دنیا میں جو مسلمانوں کی حالت ہے وہ کسی سے مخفی نہیں آہ! بدقسمتی سے مسلمان عملی طور پر تنزُّل کے عمیق گڑھے کی طرف تیزی سے گرتا

چلا جار ہا ہے۔ مسلمان اپنے شعائر تک بھولتا چلا جار ہا ہے۔

آہ! مسلمانوں کے عیش کوشیوں دولت کمانے کی ہوَس، مغرِبی تہذیب سے قلبی لگاؤ، اِنگریزی فیشن سے اُلفت، سُنّتوں سے رُوگردانی، نیکی کی دعوت میں کوتاہی کے سبب موقع پاکر کُفّار نے مسلمانوں کی آبادیوں کو تَہس نَہس کر ڈالا۔ آہ! جہاں سینکڑوں سال اسلامی حکومت رہی اب وہاں پر نماز پڑھنے پر پابندی ہے اور قرآنِ پاک رکھنا، اس کی تلاوت کرنا ،حتیٰ کہ کلمہ تک پڑھنا سخت ممنوع ہے۔

آہ! اسلام تیرے چاہنے والے نہ رہے
جن کا تو چاند تھا افسوس وہ ہالے نہ رہے

مسجدوں کی وِیرانی

آہ! سارا گوٹھ ہی داڑھی منڈا: بابُ الاسلام (سندھ) کے ضلع دادو میں 30 دن کا ایک مدنی قافلہ سفر پر تھا۔ ایک گوٹھ (گاؤں) میں 3 دن کے مدنی قافلہ کی ترکیب بنائی گئی۔ جب قافلے والے ایک مسجد میں پہنچے تو کسی مؤذِّن کے موجود نہ ہونے کی بناء پر خود ہی اذان دی۔ جب جماعت کا وقت ہوا تو چند نمازی مسجد میں آئے اور قافلے والوں کو کہنے لگے کہ آپ ہی نماز پڑھائیں۔ امیرِ قافلہ نے جواب دیا، ''امام صاحب کہاں ہیں؟ وہ ہی نماز پڑھائیں تو زیادہ بہتر ہے۔'' لوگوں نے بتایا کہ ''یہاں مسجد میں نماز کی جماعت نہیں ہوتی بلکہ سب لوگ اپنی اپنی نماز پڑھتے ہیں، کیونکہ پورے گوٹھ میں ایک بھی شخص ایسا

نہیں ہے جو امام بن سکے جس کی ایک وجہ یہ ہے کہ اس پورے گوٹھ میں کوئی شخص بھی ایسا نہیں جس کی سُنّت کے مطابق داڑھی شریف ہو۔" ملخصاً (نصابِ مدنی قافلہ ص ۱۰)

افسوس! نماز کیلئے کوئی بھی نہ آیا

ایک مدنی قافلہ کسی بہت بڑے گوٹھ میں پہنچا۔ اس گوٹھ میں ایک بہت بڑا بازار تھا جس میں 3 سو سالہ پرانی تاریخی مسجد بھی تھی۔ لیکن آہ! مسجد کے آس پاس کی دکانوں میں سرِ عام (V.C.R) وی سی آر پر فلمیں دکھائی جارہی تھیں۔ جب اذانِ ظہر ہوئی تو جماعت میں سوائے مؤذِّن اور قافلے والوں کے مسجد میں دوسرا کوئی نمازی نہ تھا۔ حتّٰی کہ علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت کے دوران جب لوگوں کو مسجد میں آنے کی دعوت دی گئی تو کوئی بھی مسجد میں آنے کے لئے تیار نہ ہوا۔

مسجد تو بنا دی شب بھر میں ایماں کی حرارت والوں نے
من اپنا پرانا پاپی ہے برسوں میں نمازی بن نہ سکا

ویران مسجد

عاشقانِ رسول کا ایک مدنی قافلہ سُنّتوں کی تربیت کی غرض سے اندرونِ سندھ گیا۔ جب قافلے والے اس گاؤں میں پہنچے تو دیکھا کہ مسجد پر تالا پڑا ہوا ہے۔ لوگوں سے معلومات کرنے کے بعد جب اس مسجد کو کھولا گیا تو قافلے والے یہ دیکھ کر انتہائی غمگین ہو گئے کہ طویل عرصہ سے صفائی نہ ہونے کے سبب مسجد میں ہر طرف گرد و غبار پھیلا ہوا ہے

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کنجوس ترین شخص ہے۔

اور دیواروں پر مکڑی کے بڑے بڑے جالے نظر آرہے ہیں۔ مدنی قافلے والوں نے وہاں کے لوگوں سے نہایت افسُردہ لہجے میں پوچھا کہ ''مسجد کب سے بند ہے؟'' تو انہیں بتایا گیا کہ ''عرصۂ دراز سے کیونکہ لوگوں نے نماز پڑھنا ہی چھوڑ دیا، لہٰذا امام صاحب بھی یہاں سے چلے گئے اور اب لوگ دنیاداری میں مصروف ہیں چنانچہ نمازیوں کے نہ ہونے کی وجہ سے مسجد کو تالا لگا دیا گیا ہے۔'' جبکہ اس علاقے میں اکثر دکانوں پر گانے باجے اور فلمیں دِکھانے کا سلسلہ سرِ عام جاری تھا۔ (نصابِ مدنی قافلہ ص ۶)

اے خاصۂ خاصانِ رُسُل وقتِ دعا ہے
اُمت پہ تیری آ کے عجب وقت پڑا ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کچھ مختصر واقعات ملاحظہ فرمایئے اور اندازہ لگایئے کہ اغیار ہماری بے عملی سے فائدہ اٹھا کر ہماری مساجد سے کیا سلوک کر رہے ہیں۔

''ایک رپورٹ کے مطابق ایک مُلک میں غیر مسلموں نے 157 مساجد کو تالے لگادیئے اور مساجد کو تجارتی اور رِہائشی مقاصد کیلئے غیر مسلموں کے حوالے کردیا گیا۔ سرکاری تحویل کے بہانے 324 مساجد کو نمازیوں کے لئے بند کردیا گیا۔''

''ایک مُلک کے ایک شہر میں 92 مساجد کو مویشیوں کے باڑے اور رہائش گاہوں میں تبدیل کردیا گیا۔''

''اِسی طرح ایک مُلک کے ایک قصبے میں 23 مئی 1988ء کو مسجد پر ناجائز قبضہ کر کے اس میں مورتیاں وغیرہ رکھ دی گئیں۔''

''اِسی طرح ایک اخبار میں ایک خبر شائع ہوئی کہ جرمن کے ایک شہر ہائیڈل برگ میں تُرک مسلمانوں کی ایک مسجد کو آگ لگا کر شہید کر دیا۔''

بلغاریہ کے ایک مفتی صاحب نے بتایا کہ کمیونسٹ انقلاب سے پہلے بلغاریہ میں 1200 مساجد موجود تھیں جن میں سے اکثر کو کمیونسٹوں نے گرجا گھر اسٹور اور عجائب گھر میں تبدیل کر دیا۔''

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان سب حقائق کے باوجود ہم ابھی تک خوابِ غفلت میں ہیں۔ گھریلو آسائشیں چھوڑ کر چند دن کے لئے راہِ خدا عزوجل میں سفر کے لئے ہمارا نفس تیار نہیں ہوتا، ہاں! دنیا کی مادی دولت کمانے کیلئے اپنے گھر والوں سے برسہا برس کے لئے سینکڑوں میل دور جانے کے لئے فوراً تیار ہو جاتے ہیں۔

کیا مسلمانوں کی خستہ حالی، مسجدوں کی ویرانی، سینما گھروں کی آبادی، فیشن کی یلغار، مغربی تہذیب کی طُومار، گھر گھر ٹی وی کیبل سسٹم، انٹرنیٹ اور وی سی آر، قدم قدم پر نافرمانیوں کی بھرمار، ہائے مسلمان کا بگڑا ہوا کردار، ...... یہ سب کچھ ہمیں پکار پکار کر دعوتِ فکر نہیں دے رہا ہے کہ ''ہمیں ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لئے مدنی قافلوں کا ضرور بالضرور مسافر بننا چاہئیے۔''

آج ہمیں زندگی میں یکمشت 12 ماہ ہر 12 ماہ میں 30 دن اور عمر بھر ہر ماہ 3 دن کیلئے راہِ خدا عزوجل میں سفر کرنا بے حد مشکل محسوس ہوتا ہے۔ سوچئے تو سہی! اگر ہم میں سے ہر ایک اپنی مجبوریوں میں پھنس کر رہ گیا تو آخر کون اِن مدنی قافلوں میں سفر کرے گا؟ کون ساری دنیا کے لوگوں تک نیکی کی دعوت پہنچائے گا؟ تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی پیاری پیاری اُمت کی خیر خواہی کون کرے گا؟ کون اَغیار کی وضع قطع پر اِترانے والے مسلمانوں کو سنّتوں کے سانچے میں ڈھلنے کا ذہن دے گا؟ کون انہیں یہ مدنی مقصد اپنانے کی ترغیب دے گا کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ ان شاء اللہ عزوجل۔"**

یاد رکھئے! آج لوگوں کی نگاہیں دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں کی منتظر ہیں۔ ہر مسجد، ہر گاؤں، ہر شہر سے یہ صدا سنائی دے رہی ہے، **"مدنی قافلوں کی اَشد ضرورت ہے"** کیونکہ مسلمانوں کی اِصلاح، مسجدوں کی آباد کاری، ساری دنیا میں سُنّتوں کی دھوم مچانے، پوری دنیا میں نیکی کی دعوت عام کرنے اور ہر اسلامی بھائی کی مدنی تربیت کا بہترین ذریعہ مدنی قافلے ہیں۔ امیرِ اہلسنت، شیخِ طریقت، حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس قادری دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں کہ **دعوتِ اسلامی کی بقاء مدنی قافلوں میں ہے۔**

لہٰذا ہمیں نہ صرف خود مدنی قافلے میں سفر کرنا ہے بلکہ اپنے گھر، مسجد، محلے،

آفس، اسکول، کالج، فیکٹری، دکان، مارکیٹ، بازار اور ہر مقام پر دیگر اسلامی بھائیوں کو بھی انفرادی کوشش کے ذریعے مدنی قافلوں میں سفر کی ترغیب دلانی ہے۔ ان شاء اللہ عزوجل۔ (نصابِ مدنی قافلہ ص ۱۱، ۱۲، ۱۳ مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! الحمد للہ علٰی توفیقہٖ وعلٰی احسانہٖ دعوتِ اسلامی والے گھر گھر، دُکان، دُکان نیکی کی دعوت دے کر بے نمازی مسلمانوں کو مساجد میں لاکر مسجدیں آباد کر رہے ہیں۔ آیئے ایک مسجد کی آبادکاری کی بہار ملاحظہ فرمایئے:

مدنی قافلے نے مسجد آباد کی

ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے، سنّتوں کی تربیت کیلئے دعوتِ اسلامی والے عاشقانِ رسول کا 12 دن کا مدنی قافلہ بابُ المدینہ (کراچی) سے پنجاب کے ایک شہر سوہاوا کی ایک مسجد پر پہنچا۔ دروازے پر تالا تھا، جُوں تُوں چابی حاصل کی، دروازہ کھولا تو ہر چیز مٹی سے اَٹی ہوئی تھی، ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کافی عرصہ سے مسجد بند پڑی ہے۔ اَلحَمدُ لِلّٰہ عزوجل ہم نے مل جُل کر صفائی کی، علاقائی دورہ کر کے شہر کے لوگوں کو نیکی کی دعوت پیش کر کے مسجد میں آنے کی التجاء کی۔ افسوس! ہمارے اِخلاص کی کمی کے باعث ایک شخص بھی ساتھ نہ آیا، مگر ہم نے ہمت نہ ہاری، اللہ عزوجل کا نام لیکر قریبی کھیل کے میدان میں داخل ہو گئے اور ڈرتے ڈرتے کھیلنے میں مشغول نوجوانوں کی خدمت میں نیکی

کی دعوت پیش کی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عزوجل اُن کے دل پسیج گئے، کئی نوجوان ہاتھوں ہاتھ ہمارے ساتھ چل پڑے، مسجد میں آکر ہمارے ساتھ نمازیں پڑھنے اور سنّتوں بھرے بیانات سُننے کی سعادت حاصل کی، ہماری درخواست پر انہوں نے اس مسجد کو آباد کرنے کی نیت کی۔ یہ منظر دیکھ کر وہاں موجود تقریباً 70 سالہ ایک بزرگ آبدیدہ ہو کر فرمانے لگے، میں تو لوگوں سے مسجد آباد کرنے کے لیے کہتا رہتا تھا مگر میری سُنے کون؟ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عزوجل آج عاشقانِ رسول کے مدنی قافلے کی برکت سے ہماری مسجد آباد ہوگئی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں کی بھی کیا خوب بہاریں ہیں، ایک اور بہار مُلاحظہ فرمایئے اور راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ کے مُسافر بن جایئے، خوب خوب برکتیں پایئے اور ڈھیروں ثواب کمایئے چنانچہ

نیّت صاف منزل آسان

عاشقانِ رسول کا ایک مدنی قافلہ کپڑوَنج (گجرات الھند) پہنچا، ”علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت“ کے دوران ایک شرابی سے مُڈ بھیڑ ہوگئی، عاشقانِ رسول نے اُس پر خوب **اِنفرادی کوشش** کی، جب اُس نے سبز عمامہ والوں کی شفقتیں اور پیار دیکھا تو ہاتھوں ہاتھ اُن کے ساتھ چل پڑا، عاشقانِ رسول کی صحبت کی بَرَکت سے گناہوں

سے توبہ کی، داڑھی مبارک بڑھالی، سبز عمامہ کا تاج بھی سر پر سَج گیا، مَدَنی لباس کا بھی ذِہن بن گیا، 6دن تک **مَدَنی قافلے** میں سفر کی سعادت حاصل کرسکا، مزید 92دن کے لئے مَدَنی قافلے میں سفر کی نیّت کی مگر زادِ قافلہ یعنی سفر کے اخراجات نہ تھے۔ ایک دن ایک رشتہ دار سے، مُلاقات ہوگئی اُس نے جب مُعاشرہ کے بدنام اور شرابی کو داڑھی، سبز سبز عمامہ اور مَدَنی لباس میں دیکھا تو دیکھتا رہ گیا، جب اُس کو بتایا گیا کہ یہ سب مَدَنی قافلے میں سفر کی بَرَکت ہے اور ان شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اسباب ہونے کی صورت میں مزید 92دن کے سفر کا عزمِ مُصَمَّم ہے۔ تو اُس رشتہ دار نے کہا، پیسوں کی فکر مت کرو۔ 92دن کے مَدَنی قافلے میں سفر کا خرچ مجھ سے قبول کرلو اور ساتھ میں 92دن تک گھر کے اخراجات بھی اپنے ذِمّہ لیتا ہوں، یوں وہ ''دیوانہ'' 92دن کیلئے مَدَنی قافلہ کا مسافر بن گیا۔

غیبی امداد ہو گھر بھی آباد ہو رِزق کے دَر کھلیں بَرَکتیں بھی ملیں
چل کے خود دیکھ لیں قافلے میں چلو لطفِ حق دیکھ لیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مَدَنی انعامات کے رسالے کی بَرَکت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ سنّتوں بھری زندگی گزارنے کیلئے عبادات واَخلاقِیات کے تعلُّق سے اسلامی بھائیوں کیلئے 72، اسلامی بہنوں کیلئے 63اور

طَلَبہ ِعلمِ دین کیلئے **92** دینی طالبات کیلئے **83** اور مَدَنی مُنّوں اور مُنّیوں کیلئے **40** مَدَنی اِنْعامات سُوالات کی صورت میں مُرتَّب کئے گئے ہیں۔ فکرِ مدینہ (اپنے اعمال کا مُحاسبہ) کرتے ہوئے روزانہ مَدَنی اِنْعامات کا رسالہ پُر کر کے دعوتِ اسلامی کے مقامی ذمہ دار کو ہر مَدَنی ماہ یعنی اسلامی مہینے کی اِبتِدائی **10** تاریخ کے اندر اندر جَمع کروانا ہوتا ہے۔ مَدَنی اِنْعامات نے نہ جانے کتنے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کی زندگیوں میں مَدَنی اِنقلاب برپا کردیا ہے! اِس کی ایک جھلک مُلاحظہ ہو چُنانچِہ **نیو کراچی** کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح کا بیان ہے: علاقے کی مسجِد کے امام صاحِب جو کہ دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہیں، انہوں نے اِنفرادی کوشِش کرتے ہوئے میرے بڑے بھائی جان کو مَدَنی انعامات کا ایک رسالہ تحفے میں دیا۔ وہ گھر لے آئے اور پڑھا تو حیران رہ گئے کہ اِس مختصر سے رسالے میں ایک مُسلمان کو اسلامی زندگی گزارنے کا اتنا زبردست فارمولا دے دیا گیا ہے! مَدَنی اِنْعامات کا رسالہ ملنے کی بَرَکت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اُن کو نماز کا جذبہ ملا اور نمازِ باجماعت کی ادائیگی کیلئے مسجِد میں حاضِر ہوگئے اور اب پانچ وَقت کے نمازی بن چکے ہیں، داڑھی مبارک بھی سجالی اور مَدَنی اِنْعامات کا رسالہ بھی پُر کرتے ہیں۔ (فیضانِ سنّت ص ۱۱۳۳)

مَدَنی اِنْعامات کے عامِل پہ ہر دم ہر گھڑی
یاالٰہی عزوجل! خوب برسا رحمتوں کی تو جھڑی

صَلُّوا عَلَى الْحَبِیب
صَلَّى اللّٰهُ تَعالٰى عَلٰى مُحَمَّد

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) جو مجھ پر روزِ جمعہ دُرُود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

حافظِ قرآن بیٹے نے عذابِ قبر سے بچا لیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کیلئے خود بھی وقت دیجئے اور اپنی اولاد کو بھی ایسی تربیت دیجئے کہ یہ آپ کیلئے دنیا کے ساتھ ساتھ آخرت میں بھی سہارا بنے، اس ضمن میں ایک حکایت ملاحظہ فرمایئے اور اپنی اولاد کی دینی تربیت کیجئے:

چنانچہ ایک صاحِب جن کے 3 بیٹے تھے، اُنہوں نے اپنے 2 بڑے بیٹوں کو خوب دُنیوی تعلیم دِلوائی، محنت کروائی، نتیجۃً ایک بیٹا ڈاکٹر اور دوسرا انجینئر بن گیا۔ ماں باپ خوشی سے پُھولے نہ سماتے تھے کہ ہم ڈاکٹر اور انجینئر کے والِدین بن گئے ہیں۔ تیسرا بیٹا جو پڑھائی میں ذرا کمزور تھا، مِڈل میں آکر فیل (Fail) ہو گیا تو والد نے غُصّے میں آکر سزا کے طور پر اُسے حفظِ قرآن کے لئے مدرسے میں داخِل کروا دیا۔ بدقسمتی سے ہماری نیچ سوچ یہی ہے کہ جو کسی کام کا نہ ہو مثلاً لنگڑا، لُولا، اندھا، بہرا، شرارتی، ضِدّی، کُند ذہن وغیرہ اُسے مدرسے وغیرہ میں داخل کروا دو، اللہ عزوجل ہمیں مدنی سوچ عطا فرمائے۔ امین

بہر حال جس بچے کو سزا کے طور پر مدرسے میں داخل کروایا گیا تھا اللہ تبارک و تعالیٰ نے اُس پر کرم فرمایا اور اُسے اپنا پاک کلام حِفظ کرنے کی سعادت عطا فرمائی۔ کچھ عرصے بعد جب اُن صاحِب کا انتقال ہوا تو حافظِ قرآن بیٹے کو خواب میں ملے۔ حافظ

صاحِب نے پوچھا ابا جان! ارشاد فرمایئے آپ کا معاملہ کیا ہوا؟ جواب دیا بیٹا! قبر میں ڈاکٹر اور انجینئر بیٹوں کی ڈاکٹری اور انجینئرنگ کام نہ آئی، البتّہ تیرے حافظِ قرآن بننے کی برکت سے اللہ تعالٰی نے مجھے عذابِ قبر سے نجات عطا فرمادی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عطّار کا پیغام اسلامی بھائیوں کے نام

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافِلہ کورس اور مدنی تربیّتی کورس انتہائی مختصر وقت میں کثیر علمِ دین حاصِل کرنے اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں کی رفتار تیز تر کرنے کے بہترین مدنی ذرائع ہیں، میری دلی تڑپ ہے کہ دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس کے نگران واراکین مَدَنی قافِلہ کورس کرنے کی سعادت حاصِل کریں۔اے کاش! وہ دن آئے کہ مَدَنی مرکز یہ فیصلہ کرنے کے قابل ہو جائے کہ آئندہ دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ سے لیکر ذیلی سطح تک کی مَدَنی ذمّہ داری، جُملہ مَدَنی مراکز (فیضانِ مدینہ) میں امامت، مُؤَذِّنی، خادِمی، مکاتِب اور مکتبۃ المدینہ والمدینۃ العلمیہ وغیرہ میں ملازمت، مدارِسُ المدینہ و جامِعاتُ المدینہ میں تدریس وغیرہ کی اس وقت تک کسی کو اجازت نہ دی جائے جب تک وہ اس ذمّہ داری کی اہلیّت کی دیگر شرائط پوری کرنے کے ساتھ ساتھ مَدَنی قافِلہ کورس نہ کرلے۔ اگرچہ فی الحال ایسی کوئی ترکیب نہیں ہے تاہم سگِ

فرمانِ مصطفےٰ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کنجوس ترین شخص ہے۔

مدینہ غُفِیَ عَنہٗ اور **دعوتِ اسلامی** سے پیار کرنے والے ہر اسلامی بھائی اور جامِعات المدینہ کے بڑے دَرَجے کے ہر طالبِ علم کی خدمت میں امّت کی خیر خواہی کے جذبے سے سرشار، عطّار سخت گنہگار کے تڑپتے ہوئے دل کی ہاتھ جوڑ کر، پاؤں پکڑ کر روتی ہوئی مَدَنی التجاء ہے کہ وہ جلد تر **مَدَنی قافِلہ کورس** یا **مدنی تربیّتی کورس** کی سعادت حاصِل کر کے عطّار کے ٹوٹے ہوئے دل کی دعا لے۔

دعائے عطّار: **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ! جو بھی اسلامی بھائی مَدَنی قافِلہ کورس یا مَدَنی تربیّتی کورس کرنے کی سعادت حاصِل کرے اُس کو مدینۂ منوّرہ کے اندر محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے جلووں میں ایمان وعافیت کے ساتھ بصورتِ شہادت خاتمہ، جنّتُ البقیع میں مدفن اور جنّتُ الفردوس میں مَدَنی حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا پڑوس عنایت کر۔ یہ دعائیں مجھ گنہگاروں کے سردار کے حق میں بھی قبول فرما۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم



۱۹ جمادی الآخِرہ ۱٤۲۸ھ

امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے دستِ مبارک سے لکھی ہوئی چند تحریروں کا نمونہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

اے اللہ! عزوجل ہر ماہ تین دن بارہ ماہ
میں یکمشت ۳۰ دن اور عمر میں یکمشت
۱۲ ماہ کیلئے تیری راہ میں سفر کرنے کی ترکیب
کرنے والوں کو اور ان کے صدقے مجھے بھی بے حساب
بخش دے۔ امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

از طرف:

۱۳ ذیقعدۃ الحرام [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

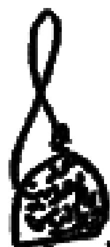
۱۲ ماہ یا اس سے زائد عرصے کیلئے دعوتِ اسلامی کے
مدنی کاموں کے لئے وقف ہو کر مدنی مرکز کی اطاعت
میں مدنی قافلوں کی ترکیب میں سفر کرنے والوں سے
میں خوش ہوں۔ یا اللہ عزوجل تو بھی ان سے اور ان
کے [illegible] ہمیشہ کیلئے خوش ہو جا۔
امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

از طرف:

۱۳ ذوالحجۃ الحرام [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

"جہاں بھی ہر مجلس کے نگران و اراکین کو
تاکید ہے کہ اگلے دن کا مقصد پہلے طے
فرمالیں تاکہ مناسب طریقے پر
دعوتِ اسلامی کا مدنی کام کرسکیں ورنہ
ناواقف شخص اندھے کی مانند ہوتا ہے"



الراقم:

۳ ذیقعدۃ الحرام ۱۴۲۷ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

"جب سنتا ہوں کہ فلاں پابندی سے
ہر ماہ تین دن کیلئے مدنی قافلے میں سفر
کرتا ہے تو میرا دل باغ باغ بلکہ باغِ مدینہ
ہو جاتا ہے"



الراقم:

۳ ذیقعدۃ الحرام ۱۴۲۷ھ

قافلے میں چلو

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

لوٹنے رحمتیں قافلے میں چلو	سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو	چاہو گر برکتیں قافلے میں چلو	پاؤ گے عظمتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو	دور ہوں آفتیں قافلے میں چلو	تم قرضدار ہو یا کہ بیمار ہو	چاہو گر راحتیں قافلے میں چلو
گرچہ ہوں گرمیاں یا کہ ہوں سردیاں	چاہے ہوں بارشیں قافلے میں چلو	کوندیں گر بجلیاں یا چلیں آندھیاں	چاہے اولے پڑیں قافلے میں چلو
طیبہ کی جستجو حج کی گر آرزو	ہے بتا دوں تمہیں قافلے میں چلو	بارہ ماہ کے لیے تیس دن کیلئے	بارہ دن دے ہی دیں قافلے میں چلو
گر مدینے کا غم چاہیے چشمِ نم	لینے یہ نعمتیں قافلے میں چلو	سنّتیں سیکھنے تین دن کے لیے	ہر مہینے چلیں قافلے میں چلو
آنکھ بے نور ہے دل بھی رنجور ہے	ختم ہوں گردشیں قافلے میں چلو	اے میرے بھائیو! رٹ لگاتے رہو	قافلے میں چلیں قافلے میں چلو
اولیائے کرام ان کا فیضانِ عام	لوٹنے سب چلیں قافلے میں چلو	فون پہ بات ہو یا ملاقات ہو	سب سے کہتے رہیں قافلے میں چلو
اولیاء کا کرم تم پہ ہو لاجرم	مل کے سب چل پڑیں قافلے میں چلو	دوست کے گھر میں ہوں یا کہ دفتر میں ہوں	سب سے کہتے رہیں قافلے میں چلو
ماں جو بیمار ہو قرض کا بار ہو	رنج و غم مت کریں قافلے میں چلو	درس دیں یا سنیں یا بیان آپ دیں	بعد اعلان کریں قافلے میں چلو
رب کے در پر جھکیں التجائیں کریں	بابِ رحمت کھلیں قافلے میں چلو	عاشقانِ رسول ان سے رحمت کے پھول	آؤ لینے چلیں قافلے میں چلو
دل کی کالک دُھلے مرضِ عصیاں ٹلے	آؤ سب چل پڑیں قافلے میں چلو	عاشقانِ رسول آئے لینے دعا	آؤ مل کر چلیں قافلے میں چلو
قرض ہو گا ادا آ کے مانگو دعا	پاؤ گے برکتیں قافلے میں چلو	دکھ کا درماں ملے آئیں گے دن بھلے	ختم ہوں گردشیں قافلے میں چلو
غم کے بادل چھٹیں اور خوشیاں ملیں	دل کی کلیاں کھلیں قافلے میں چلو	ہو قوی حافظہ ٹھیک ہو ہاضمہ	کام سارے بنیں قافلے میں چلو
علم حاصل کرو جہل زائل کرو	پاؤ گے رفعتیں قافلے میں چلو	تنگدستی مٹے دور آفت ہٹے	لینے کو برکتیں قافلے میں چلو
ٹیڑھی ہوں ہڈیاں ہوں گی سیدھی میاں	درد سارے مٹیں قافلے میں چلو	درد سر ہو اگر دُکھ رہی ہو کمر	پاؤ گے صحتیں قافلے میں چلو
غیبی امداد ہو گھر بھی آباد ہو	چل کے خود دیکھ لیں قافلے میں چلو	ہے طلب دید کی دید کی عید کی	کیا عجب وہ دکھیں قافلے میں چلو
رزق کے در کھلیں برکتیں بھی ملیں	لطفِ حق دیکھ لیں قافلے میں چلو	نوکری چاہیے آیئے آیئے	قافلے میں چلیں قافلے میں چلو
ہے نبی کی نظر قافلے والوں پر	آؤ سارے چلیں قافلے میں چلو	آ کے تم با ادب، دیکھ لو فضلِ رب	مدنی منّے ملیں قافلے میں چلو

پیش کش: مرکزی مجلسِ شوریٰ (دعوتِ اسلامی)

چشمِ بینا ملے سُکھ سے جینا ملے	پاؤ گے راحتیں قافلے میں چلو	کھوٹی قسمت کھری، گود ہوگی ہری	منا منتیں ملیں قافلے میں چلو
مرض گمبھیر ہو گرچہ دلگیر ہو	ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو	آفتوں سے نہ ڈر، رکھ کرم پر نظر	روشن آنکھیں ملیں، قافلے میں چلو
غم کے بادل چھٹیں اور خوشیاں ملیں	دل کی کلیاں کھلیں قافلے میں چلو	آپ کو ڈاکٹر، نے گو مایوس کر	بھی دیا مت ڈریں، قافلے میں چلو
دل میں گر درد ہو ڈر سے رُخ زرد ہو	پاؤ گے راحتیں قافلے میں چلو	ہو گا لطفِ خدا آؤ بھائی دعا	مل کے سارے کریں قافلے میں چلو
زخم بگڑے بھریں پھوڑے پھنسی مٹیں	گرہوں پتے جھڑیں قافلے چلو	غم سے روتے ہوئے جان کھوتے ہوئے	مرحبا ہنس پڑیں! قافلے میں چلو
باپ بیمار ہو، سخت بیزار ہو	پائے گا صحتیں قافلے میں چلو	اولیاء کا کرم، خوب لوٹیں گے ہم	آؤ مل کر چلیں قافلے میں چلو
وا ہو بابِ کرم، دُور ہوں سارے غم	بھر سے خوشیاں ملیں، قافلے میں چلو	دھوپ میں چھاؤں میں، جاؤں میں آؤں میں	سب یہ نیت کریں، قافلے میں چلو
آؤ اے عاشقیں، مل کے تبلیغ دیں	کافروں کو کریں، قافلے میں چلو	ہوتی ہیں سب سنیں نور کی بارشیں	سب نہانے چلیں قافلے میں چلو
سنتیں عام ہوں، عام نیک کام ہوں	سب کریں کوششیں، قافلے میں چلو	کافر آجائیں گے راہِ حق پائیں گے	ان شاءاللہ چلیں قافلے میں چلو
آپریشن نہ ہو، کوئی الجھن نہ ہو	غم کے سائے ڈھلیں، قافلے میں چلو	کفر کا سر جھکے دیں کا ڈنکا بجے	ان شاء اللہ چلیں قافلے میں چلو
ہے شفا ہی شفا مرحبا مرحبا	آ کے خود دیکھ لیں قافلے میں چلو	آؤ علمائے دیں بہرِ تبلیغ دیں	مل کے سارے چلیں قافلے میں چلو
لُوٹ لیں رحمتیں خوب لیں برکتیں	خواب اچھے دکھیں قافلے میں چلو	دور تاریکیاں کفر کی ہو میاں	آؤ کوشش کریں قافلے میں چلو
بیوی بچے سبھی، خوب پائیں خوشی	خیریت سے رہیں قافلے میں چلو	عاشقانِ رسول لائے جنت کے پھول	آؤ لینے چلیں قافلے میں چلو
زوجہ بیمار ہے قرض کا بار ہے	آؤ سب غم مٹیں قافلے میں چلو	بھاگتے ہیں کہاں آبھی جائیں یہاں	پائیں گے جنتیں قافلے میں چلو
کالا یرقان ہے، کیوں پریشان ہے	پائے گا صحتیں، قافلے میں چلو	کافروں کو چلیں مشرکوں کو چلیں	دعوتِ دین دیں قافلے میں چلو
قلب بھی شاد ہو گھر بھی آباد ہو	شادیاں بھی رچیں، قافلے میں چلو	دین پھیلایئے سب چلے آیئے	مل کے سارے چلیں قافلے میں چلو
قرض اتر جائے گا، زخم بھر جائیگا	سب بلائیں ٹلیں، قافلے میں چلو	سادگی چاہیے عاجزی چاہیے	آپ کو گر چلیں قافلے میں چلو
گر ہو عرق النساء یا عارضہ کوئی سا	پاؤ گے صحتیں، قافلے میں چلو	خوب خود داریاں خوش اخلاقیاں	آیئے سیکھ لیں قافلے میں چلو
دور بیماریاں، اور پریشانیاں	ہوں گی بس چل پڑیں، قافلے میں چلو	عاشقانِ رسول لائے سنت کے پھول	آؤ لینے چلیں قافلے میں چلو
عاشقانِ رسول آئے ہیں مرحبا!	خیر خواہی کریں قافلے میں چلو	عاشقانِ رسول لائیں جب قافلہ	خیر خواہی کریں قافلے میں چلو
کھانا لے کر چلیں ٹھنڈا شربت بھی لیں	خیر خواہی کریں قافلے میں چلو	ان پہ ہوں رحمتیں قافلے کا سُنیں	خیر خواہی کریں قافلے میں چلو
یا خدا بخش دے ان مسلمان کو جو	خیر خواہی کریں قافلے میں چلو	یا خدا ہر گھڑی رَٹ ہو عطار کی	قافلے میں چلیں قافلے میں چلو

ماٰخذ و مراجع

نمبرشمار	کتاب	مصنف	مطبوعہ
(۱)	قرآن مجید	کلام باری تعالیٰ	مکتبۃ المدینہ کراچی
(۲)	ترجمہ کنزالایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	مکتبۃ المدینہ کراچی
(۳)	تفسیر خزائن العرفان	صدرالافاضل نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	مکتبۃ المدینہ کراچی
(۴)	تفسیر نعیمی	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	نعیمی کتب خانہ گجرات
(۵)	صحیح المسلم	امام مسلم بن حجاج بن مسلم قشیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	قدیمی کتب خانہ کراچی
(۶)	جامع الترمذی	امام ابوعیسیٰ محمد بن محمد عیسیٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	مکتبہ رحمانیہ لاہور
(۷)	مشکوۃ المصابیح	علامہ ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ التبریزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	قدیمی کتب خانہ کراچی
(۸)	مراۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	نعیمی کتب خانہ گجرات
(۹)	الترغیب والترھیب	امام عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالکتب العلمیہ بیروت
(۱۰)	شعب الایمان	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالکتب العلمیہ بیروت
(۱۱)	جامع البیان		دارالمعرفہ بیروت
(۱۲)	احیاء العلوم	امام ابوحامد محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	پروگریسیو بکس لاہور
(۱۳)	سیرت رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم	علامہ نور بخش توکلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	ضیاء القرآن پبلیکیشنز لاہور
(۱۴)	تنبیہ الغافلین	فقیہ ابواللیث نصر بن ابراہیم سمرقندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	شبیر برادرز لاہور
(۱۵)	فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	رضا فاؤنڈیشن لاہور
(۱۶)	تفہیم البخاری	حضرت علامہ غلام رسول رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	سردار آباد پنجاب

۷۸۶ فہرست ۹۲